هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ پیشگی

ہندوستان۔ سالانہ ۵/-۔ ششماہی ۳/-

ممالک غیر ۔ سالانہ ۶/-

قیمت فی پرچہ ۱/-

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ تبوک ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ شملہ تشریف لے گئے

قادیان ۱۳ تبوک شام کی گاڑی سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی۔ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ اور میاں عبد الرحیم احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ تشریف لے گئے ہیں۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ خان میر صاحب اور منشی فتح دین صاحب بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔

شملہ میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ڈاک کا پتہ The Retreat Simla اور تار کا پتہ Retreat Simla ہوگا۔

(۲) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ
جماعت احمدیہ کی طرف سے مخلصانہ ہدیہ مبارکباد

قادیان ۸ ماہ ستمبر۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جن کا نکاح حضور نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر میاں عبد الرحیم احمد صاحب ابن جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔اے بھاگلپوری کے ساتھ پڑھا تھا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر طبقہ کے تین سو کے قریب اصحاب کو حسب ذیل الفاظ میں مدعو فرمایا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج عزیزہ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا رخصتانہ ہے۔ اس لئے دعا میں شمولیت کے لئے مہربانی فرما کر پانچ بجے شام ام طاہر احمد صاحبہ کے مکان پر تشریف لائیں۔ ممنون ہوں گا۔ والسلام۔ مرزا محمود احمد۔"

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طرف سے دو سو کے قریب خواتین کے نام دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ وقت مقررہ پر خدام اپنے آقا کے در مبارک پر جمع ہونے شروع ہوگئے۔ جب برات آئی۔ تو حضور نے خود استقبال فرمایا۔

حاضرین کی مٹھائی۔ پھل اور لیمونڈ سے تواضع کی گئی۔ پچاس کے قریب مقامی ہندو اور سکھ اصحاب بھی مدعو تھے۔ جن کے کھانے پینے کا انتظام علیحدہ تھا۔ اکل و شرب کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اٹھ کر غیر مسلم اصحاب کے پاس تشریف لے گئے۔ اور ہر ایک سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت عمدگی کے ساتھ عمل میں آئی۔ ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ نیز جناب مولوی علی احمد صاحب اور ان کے تمام خاندان کو بھی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان پر یہ اتنا بڑا افضل اور انعام کیا ہے۔ جس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

(۳) ۱۰ ستمبر۔ بعد نماز مغرب جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔اے بھاگلپوری نے اپنے بیٹے میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت وسیع پیمانہ پر دی۔ جس کا انتظام مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کیا گیا۔ دعوت میں شریک ہونے والوں کے علیحدہ علیحدہ بلاک بنائے گئے۔ اور ہر ایک کے لئے الگ برتنوں میں کھانا رکھا گیا۔ تقریباً پانچ سو افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ جن میں ہر طبقہ کے احمدی شریک تھے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر کھانا شروع کیا گیا۔ بعد فراغت طعام حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

لنڈن میں تمام احمدی بفضل خدا خیریت سے ہیں

لنڈن ۹ ستمبر ۱۹۴۰ء۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ کہ لنڈن پر ہوائی حملوں میں شدت پیدا ہوگئی ہے۔ شنبہ کی رات چار سو اشخاص ہلاک اور قریباً چودہ سو زخمی ہوئے۔ دشمن کے ۹۹ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے تمام

معذرت اور درخواست دعا: خاکسار ایڈیٹر موسمی بخار میں مبتلا ہے۔ اس لئے یہ پرچہ دو یوم دیر سے شائع ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میری ... صحت عاجل کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ اور اس معذرت کو قبول کریں (خاکسار قاسم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فاروق

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۴

اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کے الزام کی مخالفین اسلام کی طرف سے تردید

اسلام کی عالمگیر اعلیٰ تعلیم و تبلیغ کے باعث اسکی غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر مخالفین اسلام نے ایک الزام بلکہ افتراء یہ تراشا تھا۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ اور اسکو یہاں تک شہرت دی گئی۔ کہ بعض اسلامی حکومتوں پر اس کا نمایاں الزام قائم کیا گیا۔ چنانچہ حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں تو یہ عام مشہور کر رکھا ہے۔ کہ ایک من پختہ جنیئو روزانہ جلایا کرتے تھے۔ یعنی اتنے ہندوؤں کو جبرًا مسلمان بناتے تھے۔ جن کے جنیئو جمع کئے جاتے۔ تو ایک من پختہ وزنی ہوتے تھے۔ بحالیکہ زیادہ سے زیادہ وزن فی جنیئو ۳ ماشہ ہونا ہوگا۔ یعنی فی تولہ ۴ جنیئو اور فی چھٹانک ۲۰ اور فی سیر ۳۲۰۔ اس حساب سے ایک من پختہ کے بارہ ہزار آٹھ سو (۱۲۸۰۰) جنیئو ہوتے ہیں۔ یعنی حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ بقول مخالفین اسلام ۱۲۸۰۰ ہندوؤں کو یومیہ جبرًا مسلمان بناتے تھے۔ اور اس حساب سے ایک ماہ میں کتنے ہندوؤں کو جبرًا مسلمان کیا جاتا تھا۔ اور ایک سال میں کتنے۔ اور پھر ان کی ساری عمر میں کتنے؟ اس کا خود اندازہ کر لینا ہی کافی ہے۔

یہ اعتراض دراصل خلفائے اسلام بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے اسلام کی اشاعت بذریعہ تلوار کی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی تعلیم "لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" کہ دین میں جبر نہیں۔ مخالفین کے اس غلط پروپیگنڈا کی تردید کر رہی ہے۔

اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکم الٰہی جب مسلمان انتہائی مظلومیت کی حد کو پہنچ گئے تھے۔ تلوار بھی اٹھائی ہے۔ اس لئے اس امر کو انہوں نے بطور دلیل گردانا کہ گویا یہ سب کارروائی حصول بادشاہت کے لئے تھی۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو تلوار اٹھائی ہے وہ محض دفاع اور ڈیفنس کے لئے اٹھائی ہے۔ یعنی صرف دشمن کے حملے کو روکنے کے لئے آپ میدان میں نکلے۔ یا ملک میں امن اور آزادیٔ ضمیر کے قیام کے لئے آپؐ نے تلوار اٹھائی۔ اور یہ تینوں باتیں ایسی ہیں۔ جن کے لئے ہر عقل جنگ کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری سمجھتی ہے۔

بہر کیف چونکہ اسلام کی طرف بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض بڑی شد و مد سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس الزام اور افتراء کی خود مخالفین اسلام کی قلم و زبان سے ہی تردید پیش کر دی جائے۔ اس افتراء کا مفصل جواب پروفیسر آرنلڈ (انگریز) نے اپنی کتاب "پریچنگ آف اسلام" میں خوب دیا ہے۔ جو خاص اسی موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اور آخر "حق برزبان جاری گردد" کے ماتحت خدا نے رشدید ترین اغیار سے بھی اس امر کا اعتراف کرا لیا۔ مثلاً

اول :۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کو لاہور پنجاب میں آریہ شدھی کا جلسہ ہوا۔ جس میں لالہ گنگا رام صاحب وکیل سیالکوٹ نے ایک میٹنگ میں بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ :۔

"یہ غلط ہے۔ کہ سات کروڑ مسلمان تلوار کے زور سے ہی ہوئے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ ان مسلمانوں کی تعداد کی بڑھوتی صرف آپ (آریہ جاتی) کی غلطی کی وجہ سے ہوئی۔ آپ نے اپنے اچھوتوں کو دھکے دیئے۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ اگر صرف تلوار ہی سے مسلمان بنے ہوتے۔ تو گوڑگانواں۔ حصار۔ دہلی کے ضلع کے سب لوگ مسلمان بنے ہوتے۔ لیکن نہیں۔ آپ کے سلوک سے تنگ آ کر ان دلتوں (اچھوتوں) نے مساوات کے لئے اسلام گرہن (قبول) کیا۔ ۱۸۵۷ء تک اسلامی تلوار بند ہو گئی تھی لیکن تب سے لے کر نصف سے زیادہ مسلمان اب تک نظر آتے ہیں"۔ (آریہ گزٹ لاہور ۷ رجنوری ۱۹۲۸ء)

دوم :۔ گذشتہ سال ۲۶ رفروری ۱۹۳۶ء کو لاہور میں سر چھوٹو رام صاحب وزیر ترقیات حکومت پنجاب نے ہزاروں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ :۔

"ایک واقعہ تاریخ میں یہ پڑھایا جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان بادشاہ ہر روز ہندوؤں کے سوا من جنیئو تڑوا کر کھانا کھاتا تھا۔ یہ معاملہ ذرا سمجھنے کا ہے۔ سوا من جنیئو کے معنی ہیں ۵۰ ہزار کے قریب افراد۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ ہر روز پچاس ہزار ہندوؤں کو مسلمان بنایا جاتا تھا۔ تو اب تک ہندو کبھی کے ختم ہو گئے ہوتے۔ لیکن اب تک ہندو بہت زیادہ تعداد میں اسی طرح زندہ ہیں۔ اور بڑی شان سے زندہ ہیں۔ یہ تو پڑھے لکھوں کی غیر ذمہ وارانہ باتیں ہیں۔ ان پڑھوں پر کیا گلہ ہے۔ دہلی کے ارد گرد۔ آگرہ رہتک۔ کرنال۔ گوڑگاؤں میں ہندو اب بھی بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ رہتک میں ۸۳ فی صدی ہندو ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کہ تمام مسلمان بادشاہوں کی پالیسی ہمیشہ یہی تھی۔ کہ ہندوؤں کو مسلمان بنایا جائے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ سیاسی وجوہ کی بناء پر سلطنت کے لالچ سے کچھ مسلمان بادشاہوں اور کچھ ہندو حکمرانوں نے ایسا کیا ہو۔ کئی بھائی ناراض ہوتے ہوں گے۔ کہ ہم تو یہی سنتے تھے۔ کہ مسلمان بادشاہ ہندوؤں کو بزور شمشیر مسلمان بناتے آئے ہیں۔ یہ شخص اس کے برعکس کہہ رہا ہے۔ اگر کچھ بھائی غصہ مانیں۔ تو اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے دل میں تعصب گھر کر چکا ہے۔ میں جواب دے کر ثابت کر سکتا ہوں"۔ (اخبار ملاپ لاہور ۲۸ رفروری ۱۹۳۶ء صلا)

سوم :۔ ایڈیٹر صاحب آریہ اخبار پرکاش اسلام کی اشاعت اور ترقی کی وجہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ :۔

"مسلمان ہندوؤں کی اکثریت تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا ایک طریقہ تبلیغ ہے۔ بلاشبہ یہ (تبلیغ) بڑا زبردست طریقہ ہے۔ اور تبلیغ ہی کی طفیل ہے کہ آٹھ نو صدیوں کے عرصہ میں مسلمان ہندوستان کے اندر صفر سے سات کروڑ کی تعداد تک پہنچ گئے"۔ (پرکاش ۲۵ رجنوری ۱۹۳۱ء)

حقیقت میں یہی وہ اصل طریق اور ذریعہ ہے۔ جس کے ذریعہ اسلام پھیلا۔ اور اس نے ترقی کی۔

چہارم :۔ لکھا ہے کہ :۔

"حضرت محمد صلعم صاحب اور آپ کے اصحاب میں اشاعت دین کے ساتھ دلچسپی رکھنے کے علاوہ یہ وصف بھی پایا جاتا تھا۔ کہ دوسرے اہل مذاہب کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ اہل اسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ ملک شام کو فتح کیا ہو۔ یا افریقہ میں علم تسخیر بلند کیا ہو۔ یا بحر احمر کو عبور کر کے بحیرہ اسود میں پہنچے ہوں۔ غرض وہ جہاں کہیں بھی گئے۔ قرآن کی تعلیم ان کے مدنظر رہی۔ اور انہوں نے کسی قوم کو بھی محض اس بناء پر تہ تیغ نہ کیا۔ کہ وہ اسلام قبول نہ کرتی تھی"۔

(رابن سن)

پنجم :۔ جناب بھگت سائیں داس صاحب ایڈووکیٹ کوہ مری "روحانی شہنشاہ" کے زیر عنوان مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"بعض ناواقف کہہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ مگر ان لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہیئے۔ کہ وہ تلوار کے دھنی حضرت محمد صلعم صاحب نے کہاں سے پیدا کر لئے۔ جنہوں نے بھارت ورش سے لے سپین تک تہلکہ مچا دیا۔ پس یہ صحیح نہیں۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا"۔ (الفضل کا خاتم النبیین نمبر ۳۱ رمئی ۱۹۳۱ء ص۲۹)

ششم۔ پروفیسر رام دیو صاحب نے لکھا ہے :۔

"یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ امر واقع ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے۔ تو آج کوئی پھیلا کر دکھائے۔

ہفتم :۔ جناب پنڈت تارا چند صاحب ناظر وزارت گلگت اپنے ایک مضمون "بانیٔ اسلام کے متعلق اظہار عقیدت" میں رقمطراز ہیں۔ کہ :۔

"بعض مورخوں اور اکثر نکتہ چینوں کا دعوٰی ہے۔ کہ اسلام زبردستی اور تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ لیکن بانیٔ اسلام اور آپ کے پیروؤں کے عمل اور آپ کی پیش کردہ تعلیم سے اسکی بالکل تردید ہوتی ہے"۔ (الفضل خاتم النبیین ۲۶ رنومبر ۱۹۳۳ء ص۳۴)

ہشتم :۔ بابو بلدیو سہائے صاحب ایم۔ ایل۔ سی نے ۱۷ رجون ۱۹۲۸ء کو پٹنہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ :۔ "رسول عربی کی پیدائش

تاریخ عالم کا ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ اور یہ الزام کہ اسلام کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی۔ قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ اسلام نے محبت سے دنیا کو تسخیر کیا۔ اور صاف اعلان کر دیا۔ کہ ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ ہے۔" (ترجمہ از انگریزی اخبار دی سرچ لائٹ پٹنہ ۲۰ جون ۱۹۲۸ء)

نہم:۔ موسیو اوجین کلوفل عیسائی کی رائے ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:۔

"محمدؐ نے تمام دنیا کو فتح کرنا اور اسلام کا بول بالا کرنا چاہا۔ مگر غیر مذاہب والوں پر کسی قسم کا جبر و ستم روا نہیں رکھا۔ ان کو مذہب اور رائے کی آزادی عطا کی۔ اور ان کے تمدنی حقوق قائم رکھے"۔ (علمائے فرنگ اور اسلام صد۹)

غرضیکہ غیر مسلم حضرات کے ان چند بطور نمونہ بیانات سے واضح طور پر ثابت ہے۔ کہ اسلام کی ترقی کو بذریعہ شمشیر قرار دینا سراسر خیال باطل ہے۔ اسکی ترقی کی تمام تر وجہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم۔ بانیٔ اسلام کے شاندار اسوہ حسنہ کی بناء پر ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

فرقہ ست سنگ (بنگال) کے مرکز میں احمدیت کی تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے چند ضروری کاموں کے لئے پچھلے دنوں پبنہ (بنگال) جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ سفر کے دوران میں خدا کے فضل سے تبلیغ کے نہایت نادر مواقع ملے۔ اشتہار "وصیت" اردو و بنگلہ کے تقریباً ایک سو تقسیم کئے۔ موٹر بس سے گزرتے ہوئے چند غیر مسلم و غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی۔ ان غیر مسلموں میں ایک صاحب ہندوؤں کے مشہور فرقہ "ست سنگ" سے تعلق رکھنے والے بھی تھے۔ چونکہ یہ فرقہ ہر زمانہ میں مامورین کی آمد کا قائل ہے۔ اور فرقہ مذکور کے بانی کو موجودہ زمانہ کا اوتار خیال کرتا ہے۔ گو بانی کا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ خاکسار کی تبلیغ سے نہایت متاثر ہوئے۔ اور اپنا تعارف کراتے ہوئے مجھے فرقہ مذکور کے آشرم میں آنے اور بانی سے ملنے کی تحریک کی۔ چونکہ مجھے بھی شوق پیدا ہو گیا۔ میں نے وعدہ کر لیا۔

شہر میں پہنچکر میں جس کسی ہندو یا مسلمان سے آشرم کے متعلق کچھ دریافت کرتا۔ وہ کچھ نہ کچھ شکایت کر دیتا۔ ایک ہندو نے تو اوم منڈلی کراچی سے تشبیہہ دی۔ کئی نے تو افسوس کے ساتھ کہا۔ کہ اگر آپ جائیں بھی تو ہوشیاری سے جائیں کیونکہ جو بھی جاتا ہے۔ وہیں کا ہو رہتا ہے۔ کئی راجے مہاراجے بھی جو گئے۔ وہیں کے ہو رہے۔ اور اپنا سب کچھ آشرم کے ٹھاکر کے حوالہ کر کے خود تباہ ہو گئے۔

غرض اس قسم کی باتیں سنکر میرا شوق اور بڑھتا گیا۔ اور میں نے ارادہ کر لیا۔ کہ ضرور جانا چاہیئے۔ آخر ضروری کاموں سے فراغت پا کر میں ۱۰ رفروری ۱۹۴۰ء ۲ بجے دن کو ست سنگ آشرم میں بذریعہ ٹمٹم پہنچ گیا۔ آشرم مذکور پبنہ شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہے۔ اور یہ گاؤں "ست سنگ" کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں میں نے جو کچھ دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے فضل سے تبلیغ احمدیت کی توفیق بخشی۔ احباب کی آگاہی کے لئے مختصر طور پر قلمبند کرتا ہوں۔

شری شری ٹھاکر انوکل چندرا جو اسی گاؤں کے باشندہ ہیں۔ فرقہ "ست سنگ" کے بانی ہیں۔ اور چونکہ یہیں مرکز ہے۔ ان کا قیام یہیں رہتا ہے۔ گاؤں مذکور تقریباً تین میل کے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور سارے گاؤں میں ست سنگی برادران آباد ہیں۔

ست سنگ کے نام ٹرسٹ قائم ہے۔ جو شری شری ٹھاکر کے زیر نگرانی تمام انتظامی امور سرانجام دیتا ہے۔ مختلف ادارے مختلف سیکرٹری اور افسروں کے سپرد ہیں۔ جس ست سنگی دوست نے مجھے دعوت دی تھی۔ اس نے سیکرٹری و دیگر عہدیداروں سے تعارف کرایا۔ اور حسب ذیل دفاتر دکھائے:۔ (۱) ہومیو اور ایلوپیتھی دوا خانے۔ (۲) ست سنگی بیکری (روٹی بسکٹ وغیرہ وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ (۳) ست سنگ اسٹوڈیو۔ (۴) ست سنگ انجنیئرنگ ہاؤس و فاؤنڈری (ہر قسم سامان عمارت و دیگر آلات اوزار تیار ہوتے ہیں۔ (۵) ست سنگ فارمیسی و ریسرچ ہاؤس اور لیبارٹری (مختلف امراض کی پیٹنٹ دوائیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ (۶) دفتر ست سنگ اخبار (ہفتہ وار بنگلہ) (۷) ست سنگ پبلشنگ ہاؤس (۸) ست سنگ کارڈ بورڈ بکس و کارٹون فیکٹری۔ (دواؤں۔ بنیائن وغیرہ کے لئے بکس تیار ہوتے ہیں) (۹) ست سنگ پریس (پریس میں بوڑھی اور سن رسیدہ ست سنگی بیوہ مستورات کمپوزیٹری کرتی ہیں۔ (۱۰) ڈرامیٹک کلب۔ (۱۱) گیسٹ ہاؤس (ہر مذہب ملت کے مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے انتظامات ہیں)

(۱۲) تپوبن:۔ (ست سنگ اسکول۔ کھلی ہوا میں تعلیم دی جاتی ہے۔ ۳ سال کا کورس ختم کرا کر طلباء کو میٹرک کے امتحان میں شرکت کے قابل بنا دیا جاتا ہے)

شادیوں کے لئے سوئمبر کے طور پر لڑکیوں کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ تاکہ اپنے لئے خود شوہر کا انتخاب کر سکیں۔

جھگڑوں کا فیصلہ خود شری شری ٹھاکر کرتے ہیں۔ بت پرستی نہیں ہوتی۔ سوائے ٹھاکر کی تصاویر کے ست سنگی دوست کوئی دوسری تصویر گھروں میں نہیں رکھتے۔ عبادت یہ ہے۔ کہ روزانہ یا ہفتہ وار اکٹھے ہو کر بھجن گاتے ہیں۔ جن کا بیشتر حصہ ٹھاکر کی مدح و تعریف پر مشتمل ہوتا ہے۔ تمام مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کی کتابیں شوق و دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ صلح کل مسلک رکھتے ہیں۔

مندرجہ بالا اداروں کے دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے کے بعد شری شری ٹھاکر سے ملا۔ حجرہ سے باہر عموماً صبح شام بیٹھا کرتے ہیں۔ جہاں ست سنگی مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ ٹھاکر صاحب کے ہر گفتگو اور کلام کو نہایت توجہ اور شوق سے سنتے ہیں۔ اور تمام بیانات قلمبند کر لئے جاتے ہیں۔ شری شری ٹھاکر سے جب میرا تعارف کرایا گیا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختصر تاریخ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کمالات بیان کئے۔ جو تمام حاضرین نے جن کی تعداد ٹھاکر کے علاوہ کم و بیش ایک صد تھی۔ نہایت توجہ سے سنی اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ٹھاکر صاحب کے مختلف سوالوں کے جواب بھی دیئے۔

سلسلہ گفتگو جاری تھا۔ کہ ایک مولوی محمد ابراہیم صاحب بنگالی کی آمد کی اطلاع ٹھاکر صاحب کو دی گئی۔ ٹھاکر صاحب کی طرف سے ایک کتاب زبان بنگلہ میں "اسلام پر وشنگو" یعنی "اسلام کے متعلق کچھ" شائع ہونے والی ہے۔ اس کی کاپی اور پروف سنانے کے لئے مولوی صاحب آئے تھے۔ بعض مقامات پر قرآن مجید کی آیتیں بھی چونکہ کتاب مذکورہ میں دی گئی ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب ست سنگی تعلیم گاہ میں مدرس کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔ رسالہ مذکور سے بالکل غیر متعلق باتیں قرآن مجید کے حوالہ سے مولوی صاحب نے سنائیں۔ میں نے ان کی تردید کر دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کی روشنی میں چند آیتیں سنانے پر ٹھاکر صاحب نیز تمام حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ لیکن افسوس ہے۔ مولوی صاحب ناراض ہو گئے۔ اور میری مخالفت کے ارادہ سے آیت خاتم النبیین کا ذکر کر کے حاضرین کو بتانا چاہا۔ کہ گویا ہم اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ لیکن میں نے جب آیت شریفہ کی تشریح احمدیت کی تعلیم کے ماتحت کر کے سنائی تو وہ بے حد نادم ہوئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ٹھاکر صاحب و تمام حاضرین بے حد خوش ہوئے۔ اور احمدیت کی تبلیغ سے بہت متاثر ہو رہے تھے۔ مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر ایک معزز ممبر نے کہا۔ کہ مولوی آپ کے اس بیان سے کہ اب کوئی مامور نہیں آئیگا۔ بہت شدید چوٹ پہنچتی ہے۔ اور روح کانپ اٹھتی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تبلیغ حق کا نہایت اچھا موقعہ فرمایا فالحمد للہ۔

شری شری ٹھاکر صاحب نے چند ضروری حوالے قرآن مجید کے مجھ سے طلب کئے۔ اور فرمایا۔ کہ ان کے بغیر کتاب نامکمل رہ جائے گی۔ چونکہ شام ہو چکی تھی۔ اور دور جانا تھا۔ میں رخصت ہو کر واپس جائے قیام پر چلا آیا۔ یہاں یہ امور بھی قابل ذکر ہیں۔ کہ ست سنگ کی تمام عمارتیں کارخانے۔ مکانات انہوں نے خود اپنے ہاتھوں تیار کئے ہیں۔ آشرم سے شہر تک کی پختہ سڑک جو تقریباً تین میل لمبی ہے۔ خود انہوں نے ہی بنائی ہے۔

کلکتہ واپس آنے کے ساتھ ایک خط شری شری ٹھاکر صاحب کا بذریعہ ڈاک ملا۔ جس میں انہوں نے گذشتہ ملاقات پر بے حد خوشی کا اظہار کیا تھا۔ قرآن کریم کے متذکرہ حوالے طلب کئے اور دوبارہ آنے کی دعوت دی ہے۔

کلکتہ کے ست سنگی دوستوں سے بھی ملا۔ ابھی انہوں نے کلکتہ میں مرکز قائم کرنے کے لئے ایک نہایت شاندار بلڈنگ خریدنے کا انتظام کیا ہے۔ جو تقریباً ڈھائی لاکھ روپیہ قیمت کی ہے۔ لیکن چونکہ مالک بلڈنگ بھی ست سنگی ہے۔ ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ پر دے رہا ہے۔ تمام امور طے پا گئے ہیں۔ چھ ماہ کی مدت میں

روپے مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس کے لئے آسام اور بنگال کے تمام ست سنگی برادران مل کر پُر زور کوشش کر رہے ہیں۔ اور حوصلہ کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔

اس موقعہ پر کلکتہ کے احمدی احباب کو توجہ دلانا مناسب ہوگا۔ کہ کلکتہ کی جماعت خدا کے فضل سے بڑی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اور کلکتہ شہر صرف آسام بنگال میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اور پھر ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ برما و دیگر غیر ممالک سے بھی براہ راست تعلق رکھنے والا عظیم الشان شہر ہے۔ ایسی جگہ جماعت احمدیہ کا اپنا مکان مرکزی دار التبلیغ لائبریری۔ مسجد لیکچر ہال وغیرہ نہ ہونا حد درجہ افسوسناک ہے۔ اب تک کرایہ کی نامکمل جگہوں میں انجمن رکھی گئی۔ اور وہ بھی ہر دوسرے تیسرے سال ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہی۔ باوجود کم و بیش سنو روپیہ ماہوار کرایہ ادا کرنے کے حسب خواہ کوئی مکان نہیں ملتا ہے۔ اگر احباب ہمت کریں۔ اور حوصلہ کے ساتھ مستعد ہو جائیں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی مدد سے صدر انجمن احمدیہ کا اپنا مکان کلکتہ میں بن سکتا ہے۔ جہاں سے ہم تبلیغی کوششوں کو بہت وسیع کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے "جہاں ہماری جماعت ہو۔ وہاں عبادت الٰہی کے واسطے مسجد ضرور بنا لینی چاہیئے۔ مسجد خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد بن گئی۔ وہاں سمجھو۔ کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر ہو۔ جہاں مسلمان کم ہوں۔ یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو۔ تو وہاں ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خود خدا مسلمانوں کو کھینچ کر لائے گا۔ ....

یہ ضروری نہیں۔ کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے۔ اور مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر ڈال دو۔ تا بارش اور دھوپ سے بچاؤ ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں سے بنائی گئی تھی۔ اور مدت تک ویسی ہی رہی۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ اپنی مسجد میں اکٹھے ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ باعث اور اتفاق

میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے"۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۹۷ ذکر ۱۹ء)

ایک اور نہایت مفید طریقہ جو میں نے ست سنگ آشرم میں دیکھا۔ وہ یہ ہے۔ کہ نو واردوں کو ٹھاکر صاحب کی تعلیموں سے واقف اور ست سنگی برادران کو ہمیشہ ان کی تعلیموں کے یاد و ذہن نشین کرانے کے لئے ٹھاکر صاحب کی تعلیموں کے انتخابات و ملفوظات مختلف رنگ کی پلیٹوں پر لکھ کر کثرت سے ہر چہار طرف راستوں و گذرگاہوں۔ درختوں کے ساتھ آویزاں کی گئی ہیں۔ ایک شخص آبادی میں داخل ہوتے ہی ان کو دیکھتا اور ان سے متاثر ہوتا ہے۔ یہ نہایت مفید طریقہ ہے۔ تبلیغ و تعلیم کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں بھی اس بات کی خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ مختلف ہدایات تختیوں پر لکھ کر گھروں وغیرہ میں رکھی جائیں۔ (ملفوظات الفضل جلد ۲۷ نمبر ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء)

غرض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے ایک نہایت بہترین میدان ہمیں عنایت فرمایا۔ احمدی احباب و مبلغین یہاں سے تبلیغی فائدہ اٹھا کر ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کلکتہ واپس آکر میں نے ٹھاکر صاحب کے مطالعہ کے لئے ٹیچنگز آف اسلام۔ قرآن پارہ اول مترجم انگریزی۔ پیغام صلح انگریزی وغیرہ بھیجدی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہدایت بخشے۔ اور صداقت کے تلاش مندوں کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق بخشے آمین

خاکسار محمد شمس الدین احمدی کلکتہ

تفسیر آیت غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں۔ اور ضالّین سے مراد نصاریٰ ہیں یہود نے اتنی ظاہر پرستی کی۔ کہ باطنی احکام کا کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور نصاریٰ نے اتنی باطن پرستی کی۔ کہ ظاہری احکام کا کچھ لحاظ نہ رکھا۔ اور احکام الٰہی کو جو چراغ اور حقیقت نما تھے۔ فضول سمجھ کر ترک کر دیا۔ اور ہر ایک کے باطنی معنے کر لئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ مسیح میں وہ سب پورے ہو گئے۔ اس طرح گمراہ ہو گئے۔ اور افراط تفریط میں پڑ گئے۔ اور کلام مجید ان دونوں کو نقطہ اعتدال پر قائم کرتا ہے۔

سوال

اگر یوں کہیئے۔ کہ پہلے سے خدا نے کیوں نہیں ہر ایک کو اعتدال پر قائم کیا۔

جواب

اس کا یہ ہے۔ کہ انسان میں دو خصلت افراط تفریط کی ضرور ہیں۔ پروردگار نے چاہا۔ کہ امتحان کر کے ان دونوں خصلتوں سے انسان کو بچا دے۔ کیونکہ سوائے تحقیق افراط تفریط کے تحقق اعتدال کا محال ہے۔ کل مطالب شائستہ اور عمدہ تمام کتب سابق کے واسطے تکمیل نفوس ناقصہ بشری کے ہیں سب کلام اللہ میں درج ہیں۔ پس محال ہے۔ کہ کلام انسانی میں تمام مواعظ ربانی اس اختصار اور خوش اسلوبی سے مندرج ہوویں۔ کہ پہلی کتابوں میں اسکی نظیر نہ پائی جاوے۔ لیکن وہ مطلب جس کے حق و ناحق ہونے میں خود عیسائیوں اور یہودیوں کو نزاع ہے۔ وہ بھی اس طرح پر لکھے ہیں۔ کہ جس محل میں یہودی حق بجانب ہیں۔ اسکی طرف اشارہ کر دیا۔ اور جس محل میں نصاریٰ حق بجانب ہیں۔ اسکی طرف اشارہ کر دیا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ مواعظ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو از قسم حقائق ہیں۔ جو کسی زمانہ اور کسی وقت میں اسکی کمی بیشی متصور ہے۔ جیسے انجیل مرقس میں ساتواں باب ۱۵۔ آئینہ کوئی چیز جو باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے۔ اسے ناپاک نہیں کر سکتی۔ پر وے چیزیں جو اس میں سے نکلتی ہیں۔ وے ہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ اندر آدمی کے دل سے برے خیال زناکاری۔ حرامکاری خون۔ چوری۔ لالچ۔ شرارت۔ مکر۔ مستی۔ بدنظری۔ کفر۔ غرور۔ بے وقوفی نکلتی ہے۔ حقیقت دوم جو کوئی اپنی جان بچانی چاہے۔ پر جو کوئی میرے اور انجیل کے لئے اپنی جان کھو دے۔ اسے بچاویگا۔ دوسرے احکام و تہذیب اخلاق جو کمی بیشی قبول کر سکتے ہیں۔ اور حسب استعداد ہو سکتے ہیں جیسے بعض قوم میں غدر غالب ہوتا ہے۔ اور بعض قوم اور باشندوں ملک میں تہور اور دلاوری غالب ہوتی ہے۔ اور بعض قوم اور باشندہ ملک میں صنعت غالب ہوتی ہے۔ اور کتاب الہامی ہر ایک افراط تفریط سے حسب حوال ان کے معالجہ کرتی ہے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ یہودی صرف ظاہر پرستی اور دلبستگی ظاہری حکموں سے اس قدر رکھتے تھے۔ کہ تزکیہ باطن کی طرف بالکل خیال نہیں تھا۔ اور سوائے تسلیم احکام ظاہری مثل نہانا اور غسل کرنا اور بدن صاف رکھنا اقدام سب محارم کا کرتے تھے۔ واسطے معالجہ اسی قدر افراط کے جو ان کے دلوں پر غالب ہو گیا تھا۔ تقاضا حکمت ربانی کا یہ ہوا۔ کہ یک لخت تمام احکام ظاہری موقوف کئے گئے۔ اور نہایت مبالغہ سے واسطے تصفیہ باطن اور تزکیہ نفس کے توجہ دلائی گئی۔ خلاصہ مضمون انجیل کا اسی قدر ہے۔ اور ہر ایک وعظ و تعلیم اس کا اسی پر دلالت کرتا ہے۔ پر فرقان مجید میں بدستور احکام حسب استعداد ان کے مقرر کئے گئے۔ اور نمونے بھی بدستور مقرر کئے گئے۔ کیونکہ نمونہ اصل سے لازم پڑا ہوا ہے۔ کہ اصل کو یاد دلایا جاوے۔ اور اصل کی محافظت سوائے نمونہ کے ممکن نہیں۔ اور انجیل صرف واسطے تنبیہہ کے تھی۔ اس واسطے اس میں نہایت کوشش اور مبالغہ سے باطن کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور ظاہری نمونے بالکل ساقط کئے گئے۔ الا یہ دونوں امر یعنی ساقط کرنا ظاہری احکام کا اور نہایت مبالغہ تزکیہ باطن کی طرف معالجہ خاصہ اُسی افراط کا تھا۔ اور ہرگز ممکن نہیں۔ کہ یہ دونوں امر دوام اور استمرار کے واسطے مقرر کئے جاویں۔ پس جبکہ اکثر افراد یہود کو تنبیہہ ہو گئی۔ اور اکثر افراد نصاریٰ تفریط کی طرف مائل ہو گئے۔ یعنی جیسے یہود باطن کا انکار کرتے تھے۔ ویسے ہی نصاریٰ ظاہر کا انکار کرنے لگے۔ اور تفریط میں اسی درجہ میں پہنچے۔ جس درجہ میں یہود افراط میں تھے۔ پس لازم آیا۔ کہ ایک اور کتاب الہامی ہو۔ جو ان دونوں کو نقطہ اعتدال پر قائم کر دے۔ اور وہی فرقان مجید ہے۔ اور جیسے یہود باطنی احکام کے بالکل منکر تھے۔ ویسے ہی نصاریٰ ظاہری احکام کے منکر ہوئے۔ یہاں تک کہ کئی برس پہلے سن ہجری سے بیت المقدس کو مسمار کر دیا۔ جواب یہ کتاب قرآن مجید دونوں فرقوں کو نقطہ اعتدال پر قائم کرتی ہی اور افراط تفریط سے باز رکھ کر حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور زبان شرع میں اسی کا نام نسخ ہے۔

اور کلام اللہ میں مغضوب علیہم نام یہودیوں کا ہے۔ جنہوں نے صرف ظاہر پرستی شروع کر کے باطن کا انکار کیا۔ اور لا الضّآلین نام نصاریٰ کا ہے۔ جنہوں نے ظاہر کا انکار کیا۔ اور گمراہ ہو گئے۔ کیونکہ ظاہر نمونہ اور چراغ ہے واسطے باطن کے جو کوئی نمونہ چھوڑ دے۔ وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ سو سورہ فاتحہ میں یہی ظاہر افراط اور تفریط ان دونوں فرقوں کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ جو آیا ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضّآلین (الحکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید میں آخری زمانہ کے حوادث کا ذکر

(قسط ۴)

زمین پر اضطراب شدید

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ۔

ترجمہ:۔ گواہ ہیں ڈوب کر نکال لینے والی۔ اور خوشی سے آگے چلنے والی۔ اور تیزی سے شغل میں لگ جانے والی۔ پھر سبقت کرتے ہوئے آگے بڑھ جانے والی۔ پھر معاملہ کی تدبیر کرنے والی (جماعتیں) جس دن کانپنے والی کانپ اٹھے گی۔ پیچھے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی۔ (دکچھ) دل اس دن پریشانی کی حالت میں ہوں گے۔ ان کی نظریں نیچی ہوں گی۔ ۷۹ : ا تا ۹

ان آیات میں جن پانچ امور کی شہادت پیش کی گئی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

تجزیہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا۔ گواہ ہیں ڈوب کر نکال لینے والی جماعتیں۔ لقد اغرق فی النزاع کے معنی ہوتے ہیں۔ بالغ فی الامر وانتھی فیہ۔ کہ ایک امر کو کمال کو پہنچایا اور وہ انجام کو پہنچا۔ پس والنّٰزعٰت غرقا کے معنی ہوئے۔ کہ ایسی جماعتیں جو ہر ایک امر یا علم میں ڈوب کر گوہر مقصود حاصل کرتی ہیں۔ اور پوری توجہ اور انہماک سے کام میں لگ جاتی ہیں۔ جو ہر امر میں کامل استغراق ہر علم میں پورا انہماک اور ہر شعبہ میں کمال اشتیاق اور محویت حاصل کر کے اس امر کو انجام تک پہنچا دیتی ہیں۔ پس نازعات سے مراد ہر علم ہر امر اور ہر شعبہ میں کامل استغراق رکھنے والی جماعتیں ہیں۔ نازعات کے دوسرے معنی لڑنے والی جماعتیں بھی عطاء سے مروی ہیں۔ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا۔ گواہ ہیں خوشی خوشی دشمن کے مقابلہ میں نکلنے والی جماعتیں وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا گواہ ہیں۔ برق رفتاری سے کام کرنے والی جماعتیں۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا گواہ ہیں دشمن کی طرف سبقت کرتے ہوئے آگے بڑھ جانے والی جماعتیں۔ فالمدبرات امرا گواہ ہیں، معاملہ کی تدبیر کرنے والی جماعتیں۔ مدبرات سے مراد امور مملکت کے مدبر امور جنگ کے ماہر انتظام ملکی کے اہل بڑے بڑے سیاستدان اور حاکم اور وزراء ہیں۔ یہ پانچ نشانیاں جو متحارب اقوام کی خصوصیات ہیں۔ اقوام یورپ میں ہمیں لعینہٖ ملتی ہیں (۱) سائنس اور دیگر علوم میں کامل استغراق ہر امر میں پورا انہماک (۲) شوق و نشاط سے دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلنا اور سینہ سپر ہو کر برسر پیکار ہو جانا۔ (۳) حربی سرگرمیوں میں برق رفتاری (۴) دشمن پر سبقت لے جانے اور غلبہ پانے کا عزم بالجزم (۵) امور جنگ و امور ملکی کی تدابیر سکیمیں اور پروگرام یہ پانچ امور ہیں۔ جن پر متحارب اقوام کا تمام تر انحصار ہے۔ چنانچہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے ایک بیان میں انہی باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بایں الفاظ ”اس جنگ میں سائنس سکیم اور مشین کا عمل دخل ہے.......اب جنگ کے پروگرام اور فیصلے سائنس تجاویز اور مشینی قوت کے بل بوتے پر کئے جاتے ہیں۔ اب شطرنج کا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ (فالمدبرات امرًا)...... ہم جنگ اس وقت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک کامیابی و کامرانی کی دیوی ہم سے ہمکنار نہ ہو جائے۔ موت مصیبت اور آفتیں آج معمولی بات ہیں۔ اور ایسی چیزیں ہیں۔ جن کا ہم خندہ پیشانی سے خیر مقدم کریں گے۔ (والنّٰشطٰت نشطًا) (زمیندار ۸/۲۲)

متحارب اقوام کی نشانیاں بطور شہادت پیش کرنے کے بعد فرمایا...

اضطراب شدید یوم ترجف الراجفہ تتبعھا الرادفة۔ جس دن زمین کانپ اٹھیگی۔ اور پیچھے آنے والی مصیبت اس کے پیچھے آئے گی یعنی زمین پر اضطراب شدید ہوگا۔ اور جنگ کے ساتھ زمین کانپ اٹھے گی۔ تتبعھا الرادفہ پیچھے آنے والی (مصیبت اس کے پیچھے آئے گی) یعنی ان عظیم الشان جنگوں کے نتیجہ میں بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہونگی۔ ذلت۔ مغلوبیت۔ تباہی۔ ویرانی۔ قحط۔ افلاس۔ وبائیں۔ یہ جنگ کے زہرہ گداز عواقب ہیں۔ جن کی طرف تتبعھا الرادفہ میں پیشگوئی ہے۔ جن مصیبتوں سے دل پریشان ہو جائیں گے۔ اور آنکھیں نیچی۔ اب واقعات میں دیکھ لو۔ جنگ عظیم کے نتیجہ میں قحط اور انفلوانزا نے اپنا دامن ہلاکت دراز کیا۔ اور موجودہ جنگ میں ابھی سے عالمگیر قحط کا خدشہ ہے۔ حکومتوں نے ایک دوسرے کی مکمل ناکہ بندی کر دی ہے۔ جس کا یقینی نتیجہ قحط ہے۔

مسٹر چرچل کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کریں ”ہمیں تمام جرمنی تمام اٹلی اور تمام فرانس کی ناکہ بندی کرنی ہے۔ بلکہ ان تمام ملکوں کی ناکہ بندی بھی ہمارا مقصد ہے۔ جن میں دشمن کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مسٹر چرچل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کہ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ہٹلر برطانیہ کی ناکہ بندی کرنی چاہتا ہے۔ لیکن جرمنی کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ برطانیہ کی ناکہ بندی کیا معنی رکھتی ہے۔ بعض لوگوں نے پوری ہمدردی سے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ جرمنی کے مقبوضہ ملکوں کو قحط کی تباہی سے بچانے کے لئے ان ملکوں کی سامان خورونوش سے امداد کرنی چاہیئے۔ لیکن میں اس قسم کی تمام تجاویز کو پوری قوت سے مسترد کرتا ہوں۔........ ان ملکوں میں اگر آئندہ قحط رونما ہوا۔ تو اسکی ذمہ داری جرمنی پر عائد ہوتی ہے“۔ زمیندار ۸/۲۲

پس یوم ترجف الراجفہ میں عظیم الشان جنگوں اور تتبعھا الرادفہ میں جنگ کے ہولناک نتائج اور زہرہ گداز عواقب کی پیشگوئی ہے۔

ایک اور معنی مذکورہ آیات کے دوسرے معنی یہ ہیں۔ کہ جب زمین زلزلوں کے دھکوں سے لرزہ کھائے گی۔ اور ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا۔ جس سے لوگوں کے دل دھڑکنے لگیں گے۔ اور آنکھیں خوف اور ہیبت کے مارے اُٹھ نہ سکیں گی۔ اور نیچی ہو جائیں گی۔ پس تتبعھا الرادفہ کے دوسرے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک عذاب کے پیچھے دوسرا عذاب آئے گا۔ جو پہلے عذاب سے بڑھ کر ہوگا۔ ان معنوں کی رو سے ترجف الراجفہ سے مراد جنگ عظیم ہے۔ جو سوا چار سال تک زمین پر زلزلہ بن کر طاری رہی۔ اور تتبعھا الرادفہ (یعنی پیچھے آنے والی اس کے پیچھے آئیگی) سے مراد موجودہ ہولناک جنگ ہے۔ اور اسی طرح یہ لامتناہی سلسلہ جاری رہیگا یعنی ایک عذاب کے پیچھے دوسرا عذاب پہلے عذاب سے بڑھ کر آئے گا۔ یہاں تک کہ انسان رجوع کرے۔ اور اپنے دل کو نور ایمان سے زینت دے۔

بحر و بر میں فساد

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔ ۳۰ : ۴۱

ترجمہ:۔ خشکی اور تری میں اسکی وجہ سے فساد ظاہر ہو گیا۔ جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا۔ تاکہ انہیں اس کا کچھ مزا چکھائے۔ جو انہوں نے کیا۔ تاکہ وہ رجوع کریں۔

ہاتھوں کے کسب سے مراد انسان کے اعمال یا اپنے ہاتھ کی کاریگری کے ہیں۔ آج دنیا کو اپنی صنعتوں پر بڑا ناز ہے۔ صانع حقیقی کو یکسر فراموش کر دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلائے گا۔ اور ثابت کر دیگا۔ کہ حقیقی صانع وہی ایک ہے۔ انسان کے ہاتھوں نے جو کمایا۔ یعنی انسان کی بد اعمالیاں یا عظیم الشان مصنوعات ان کی وجہ سے فسادات عظیم رونما ہوں گے۔ چنانچہ آج بحر و بر میں انسان کی بداعمالیوں شرارتوں اور صنعتوں نے وہ فساد برپا کیا۔ کہ الامان و الحفیظ۔ موجودہ زمانہ کی جنگیں خشکی اور تری پر پھیلی ہوئی ہیں۔ زمین پر عالمگیر فساد اور سمندروں میں بھی آتش جنگ بھڑکائی جارہی ہے۔ جہازوں کی غرقابی اور ہزاروں جانوں کا اتلاف گویا ایک فساد عظیم ہے۔ جو بحر و بر پر پھیلا ہوا ہے۔

قیامت وسطیٰ

(۱) وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰھُمُ النَّارُ کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَآ اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَقِیْلَ لَھُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ۔ وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ...... الخ

ترجمہ:۔ اور وہ جو نافرمان ہیں۔ تو ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ جب کبھی چاہیں گے۔ کہ اس سے نکل جائیں۔ اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور انہیں کہا جائے گا۔ کہ آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اور یقیناً ہم انہیں نزدیک کا عذاب بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے۔ تاکہ وہ رجوع کریں۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جسے اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جائے۔ پھر وہ روگردان ہو۔ ہم مجرموں کو سزا پہنچانے والے ہیں۔ ۳۲ : ۲۰ تا ۲۳۔

ان آیات میں عذاب ادنیٰ سے مراد عذاب دنیا ہے۔ اور عذاب اکبر سے مراد عذاب آخرت ہے۔ قرآن مجید میں عذاب دنیا کا نقشہ عذاب آخرت کے رنگ میں پیش کیا گیا۔ گویا دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا پیش خیمہ ہے۔ اور اسکی صداقت پر گواہ۔ اور مذکورہ آیات میں بتلایا۔ کہ کافروں کو عذاب ادنیٰ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صورت میں اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

آگ کا عذاب کیا ہے؟

عرب میں یہ دستور تھا۔ کہ اعلان جنگ کے لئے کسی اونچی پہاڑی یا بلند مقام پر ایک بڑی آگ روشن کرتے تھے۔ جو نار الحرب کہلاتی۔ قرآن مجید میں بھی اس نار الحرب کا ذکر ہے۔ کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ۔ ۵ : ۶۴

پس مذکورہ آیات میں عذاب النار سے مراد نار الحرب یعنی لڑائی کی آگ ہے۔ اور یوں بھی موجودہ جنگوں میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ برسائی جاتی ہے۔ پس یہ جو فرمایا۔ کہ کافروں کو عذاب ادنیٰ کی صورت میں آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ عظیم الشان جنگیں ہوں گی۔ جن میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر فرمایا۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا کہ جب چاہیں گے۔ کہ اس آگ سے نکل جائیں۔ وہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اب دیکھ لو۔ نار الحرب سے نجات پانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ صلح جوئی کی کوششیں کی گئیں۔ انٹرنیشنل لیگ بنائی۔ لیکن ناکام۔ گذشتہ جنگ عظیم میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ یہ عذاب الٰہی ٹل جائے۔ مگر کچھ نہ بنا۔ کہتے ہیں۔ کہ مسٹر ایسکوئتھ کے منہ پر اس عذاب کے خوف اور ناکامی صلح کے باعث ایک رات میں بڑھاپا برسنے لگا تھا۔ اور موجودہ جنگ سے پیشتر مسٹر چیمبرلین نے کیا کیا جتن نہ کئے۔ لیکن ناکام اور دنیا اس آگ میں دھکیل دی گئی۔ آج یورپ پر وا تعی آگ برس رہی ہے۔ خطرناک جنگ کی صورت میں جہنم بھڑک اٹھا۔ اور واذا الجحیم سعرت (جہنم بھڑکائی جائے گی) کا زمانہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق آگ کا عذاب دیا جا رہا ہے۔

(ب) فلھم عذاب جہنم ولھم عذاب الحریق۔ ۸۵ : ۱۰۔ کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔ ربیع سے روایت ہے۔ کہ عذاب جہنم آخرت کا عذاب اور عذاب الحریق یعنی جلنے کا عذاب اس دنیا کا عذاب ہے۔

(ج) کذالک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون۔ ۶۸ : ۳۳۔ اسی طرح عذاب (دنیا) آئے گا۔ اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بڑا ہے۔

(د) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا وَ اِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۱۷ : ۵۸۔ بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ اور کوئی بستی نہیں۔ مگر ہم اسے قیامت کے دن سے پیشتر ہلاک کر دیں گے۔ یا اسے سخت عذاب دیں گے"۔

مذکورۃ الصدر آیات میں صراحت سے عذاب دنیا اور عذاب آخرت یا دوسرے لفظوں میں قیامت وسطیٰ اور قیامت کبریٰ کا ذکر موجود ہے۔ اور ایسے عالمگیر عذابوں کی پیشگوئی ہے۔ جو اطراف عالم پر چھا جائیں گے۔ جن کی لپیٹ سے ایک بستی بھی باہر نہ رہے گی۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ"

امر شدید

(۱) ام لھم شرکاء فلیاتوا بشرکائھم ان کانوا صٰدقین۔ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارھم ترھقھم ذلۃ...... سنستدرجھم من حیث لا یعلمون۔ ان کے کوئی شریک ہیں۔ تو اپنے شریکوں کو لائیں۔ اگر وہ سچے ہیں۔ جس دن شدت ظاہر ہوگی۔ اور وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں گے۔ تو نہ کر سکینگے۔ ..... ان کی نظریں جھکی ہوئی ہونگی۔ ذلت ان کو آئے گی۔ ہم انہیں تدریجاً اس طریق سے پکڑیں گے۔ جس کا انہیں علم نہیں۔ ۶۸ : ۴۲ تا ۴۴۔

(ب) اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا۔ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا۔ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا۔ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے۔ جو تم پر گواہ ہے۔ جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔ تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔ سو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا۔ سو اگر تم انکار کرو۔ تو اس دن سے کس طرح بچو گے۔ جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا۔ آسمان اس سے لپٹ پڑنے والا ہے۔ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ۷۳ : ۱۶ تا ۱۸۔

جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر فرعون اٹھا تھا۔ اسی طرح مثیل موسیٰ کے مقابل سب سے بڑا فتنہ جس نے سر اٹھایا ہے۔ وہ دجال کا فتنہ ہے۔ اتنا عظیم الشان فتنہ کہ جس کی ابتدار آفرینش سے لے کر قیامت تک کوئی ایک مثال بھی نہیں۔ پس فرمایا۔ کہ یہ (آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا) دجالی گروہ اس آخری زمانہ کے عذاب شدید سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس سے آسمان پھٹ پڑیں گے۔ یعنی بے پناہ شدائد و مصائب اور آسمانی آفات نازل ہوں گی۔

شعلہ مارتی ہوئی آگ

قرب قیامت کی آفات ہائلہ کے ذکر کے بعد آگ کے عذاب کا ذکر ہوا۔ انھا لظٰی نزاعۃ للشوٰی۔ وہ شعلہ مارتی ہوئی آگ ہے۔ منہ کی کھال ادھیڑ دینے والی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا۔ کہ ایک آگ ظاہر ہوگی۔ جو لوگوں کی جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی۔ اور آسمان اور زمین میں کڑکنے والی بجلی کی طرح آواز دیگی۔

مجرموں کی ہلاکت

الم نھلک الاولین ثم نتبعھم الآخرین کذالک نفعل بالمجرمین ..... کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا۔ پھر ہم پچھلوں کو ان کے پیچھے (ہلاکت کے لئے) بھیجیں گے۔ اسی طرح ہم مجرمین سے سلوک کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے افسوس ہے۔ ۷۷ : ۱۶ تا ۱۹۔

ان آیات میں اولین سے مراد آنحضرت صلعم کی بعثت اول کے کفار ہیں۔ اور آخرین سے مراد آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کے وقت کے کفار ہیں۔ ان آیات کے آگے "ظل ذی ثلٰث شعب" تین شاخوں والے سائے یعنی معتقدان تثلیث کا ذکر ہے۔ اور بڑے بڑے انگاروں کے عذاب کا ذکر (جس کی تفصیل تیسری قسط میں ملاحظہ ہو)

نیلی آنکھوں والے مجرم

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا۔ جس دن قرنا میں پھونکا جائے گا۔ ہم اس دن نیلی آنکھوں والے مجرموں کو اکٹھا کریں گے۔ ۲۰ : ۱۰۳۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اقوام یورپ کی آنکھیں نیلی ہیں۔ جنگ کا بگل بجایا گیا۔ اور لاکھوں نیلی آنکھوں والے مجرم مجتمع ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو گئے۔ پس یہاں حشر کے لفظ میں نیلی آنکھوں والی قوموں کے دنیوی حشر کی طرف بھی اشارہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلالی آواز

"دیکھو آج میں نے بتا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی کہ **ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا۔ وہ پکڑا جائے گا۔** خدا فرماتا ہے۔ قریب ہے۔ کہ میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ **مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔** کہ یہ سب باتیں اسکی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ اگر اپنے اندر تبدیلی کر دگے۔ اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچاؤ گے۔ تو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ خدا حلیم ہے۔ جیسا کہ وہ قہار بھی ہے۔ اور تم میں سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پائے گا۔ تب بھی رحم کیا جائے گا۔ **ورنہ وہ دن آتا ہے۔ کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔** نادان بدقسمت کہے گا۔ کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے"۔

(اشتہار الانذار)

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ **اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔** اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ زمین پر اس قدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات **زیروزبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔** اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں

پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ **یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔** اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً **اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔** کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ **میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔** وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ **میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔** مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(شیخ عبدالقادر لائل پوری)

عیسائی مشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عیسائی کے خط کا جواب

(بسلسلہ گذشتہ)

(۵) پانچویں علامت ولو کرہ المشرکون میں بیان فرمائی ہے۔ یعنی احمدؐ رسول جن ادیان پر دینِ حق کو غالب کریگا۔ وہ سب کے سب شرک میں مبتلا ہوں گے۔ آریہ خدا کے مقابلہ پر روح اور مادہ کو بھی خود پیدا شدہ مانتے ہیں۔ سناتنی بتوں کو پوجتے ہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ سکھ گرنتھ صاحب کو متھا ٹیکتے ہیں۔ اور غیر احمدی مسلمان بھی عیسائی کی پیروی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں خدائی صفات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ خط جس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ ایک عیسائی نے ایک مسلمان کے نام لکھ کر سب مولویوں کو چیلنج دیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ "اگرچہ میں نے یہ خط آپ کی طرف لکھا ہے۔ مگر در اصل یہ سب مسلمانوں اور ان کے مولوی صاحبان کی طرف ہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ اس خط کا جواب کوئی مسلمان نہیں دے سکیگا۔ میں ان کے مولوی صاحبان سے چیلنج کرتا ہوں۔ کہ جو مولوی صاحب اس کا تسلی بخش جواب دیں گے۔ ان کو کچھ نقد بھی دینے کو تیار ہوں۔ اس عیسائی کو اتنی دلیری اسی وجہ سے ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہی مشرکانہ عقائد تسلیم کرلئے ہیں۔ جو عیسائیوں کے ہیں۔ صرف اتنی ہی کسر رہ گئی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں کہا۔ اور اب یہ عیسائی ان سے یہی منوانا چاہتا ہے۔

(۶) چھٹی علامت احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی تجارت کا عروج بتائی ہے۔ جو تاجروں کے لئے عذاب الیم کا موجب ہوگا۔ چنانچہ فرمایا۔ یایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۲۸/۱۰ ترجمہ۔ اے وے جو ایمان لائے ہو۔ کیا میں مطلع کروں تم کو ایک تجارت پر جو نجات دے تم کو عذاب دردناک سے۔

چنانچہ اسی احمد رسول کے زمانہ میں عیسائی تجارتی کمپنیوں نے دنیا کے ممالک پر قبضہ کر لیا۔ اور تجارت کا فروغ ہی ان کے لئے موجب عذاب دردناک ہو گیا۔ اسی تجارت نے انہیں سنہ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء جنگ عظیم میں مبتلا کیا تھا۔ اور اسی تجارت کی حرص نے اب دوبارہ ان کی تباہی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اس کے مقابلہ پر مومنوں کو ایک تجارت بتائی ہے۔ اور یہ تجارت احمدی جماعت کر رہی ہے۔ جو تحریک جدید کی صورت میں اختیار کی گئی ہے۔

(۷) ساتویں علامت احمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بتائی ہے۔ کہ وہ مسیح ابن مریم کا مثیل ہوگا جس طرح مسیح ابن مریم نے من انصاری الی اللّٰہ کہا تھا۔ وہ بھی کہے گا۔ اور مومنوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ انصار اللّٰہ ہو جائیں۔ اس علامت کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "من انصاری الی اللّٰہ" پکارا۔ اور جماعت نے عمل سے نحن انصار اللّٰہ کہا۔ ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد ہشتم ص ۶۱ تا ۷۵

وہی آیات جو سورہ صف میں احمد رسول کی شناخت کے لئے اوپر بیان ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی نازل ہوئیں۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر مضمون ہذا میں اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جب ان آیات کا اصل مصداق ظاہر ہوا۔ تو اس پر بھی دوبارہ الہٰی آیات کا نزول ہوا۔ جو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یہی وجود جس پر یہ آیات دوبارہ نازل ہوئی ہیں۔ احمدؐ رسول ہے۔ جو مسیح ابن مریم کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔

پس آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ سے مراد وہ احمدؐ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جمالی ظہور اور مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر خدا کے حکم سے مسیح ابن مریم بن کر ظاہر ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ایک غلام اور آخری خلیفہ ہے۔ نہ کہ مسیح ناصری۔ اور جس کے نام سے موسوم ہو کر احمدی جماعت پیدا ہوئی ہے۔ جو حسب وعدۂ الہٰی دنیا پر چھاتی اور غلبہ حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور اقوام و مذاہب بھی اس امر کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور ان کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور کس طرح سے ہو رہا ہے۔ اور ہم کیا کریں۔ اور کیا نہ کریں۔ اور حسب فرمودۂ الہٰی لیغیظ بھم الکفار ۲۶/۱۲ کا نظارہ نظر آ رہا ہے۔

مندرجہ بالا آیت یعنی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پیش کرنے کے بعد خط میں مندرجہ ذیل دلیل دی گئی ہے۔

"چنانچہ رسول عربی (صلعم) نے تشریف لا کر یہی کام کیا۔ دنیا کی توجہ کو مسیح کی طرف پھیرا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ کیف تھلک امۃ انا اولھا وعیسی ابن مریم اٰخرھا (ابن ماجہ) کہ جس امت کے شروع میں میں ہوں۔ اور آخر میں مسیح ابن مریم ہیں۔ وہ تباہ نہیں ہو سکتی۔

دیکھئے کس صفائی سے فرما دیا۔ کہ اگرچہ امت کی نجات شروع میں مجھ سے وابستہ ہے۔ مگر آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم ہی نجات کا ذریعہ ہوں گے۔ اور امت تباہی سے تبھی بچے گی۔ جبکہ وہ مسیح ابن مریم کو قبول کرے گی۔"

دلیل مندرجہ بالا بالکل صحیح اور درست فرمائی گئی ہے۔ مگر اس میں یہ دھوکا دیا گیا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم سے مراد مسیح ناصری لیا گیا ہے۔ جس کے پیرو ہونے کا مدعی خط کا لکھنے والا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مسیح ابن مریم آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں سے آپ کا آخری خلیفہ ہے۔ جو اسمہ احمد کی پیشگوئی کے مطابق احمدؐ کے نام سے اور کما استخلف الذین من قبلھم ۱۸/۱۳ کے فرمان کے مطابق مسیح ابن مریم کے نام سے موسوم ہو کر ظاہر ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ نے خود حضرت احمد کو عیسیٰ ابن مریم کے نام سے پکارا ہے۔ ملاحظہ ہو (تذکرہ ص ۱۸۷/۲۱۹) جعلنٰک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ ص ۲۱۸ انی جاعلک عیسی ابن مریم۔ میں تجھے عیسیٰ بن مریم بناتا ہوں۔ ص ۲۳۱۔ الحمد للّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ تمام تعریف اللّٰہ کے لئے ہے۔ جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ایسا ہی دیکھو ص ۲۶۸۔ ص ۲۷۹۔ ص ۳۶۹۔

قرآن شریف مسیح ناصری کے دوبارہ آنے کی تردید کرتا ہے۔ احادیث مسیح ناصری کے دوبارہ آنے کی تردید کر رہی ہیں۔ ان دونوں دعووں کے دلائل حسب ذیل ہیں:۔

اول قرآن شریف سے (۱) عالم الغیب خدا حضرت مریم کو مسیح کی بشارت دے کر فرماتا ہے۔ ۳/۱۴ رسولا الی بنی اسرائیل۔ اور بنا دے گا اسکو رسول بنی اسرائیل کی طرف۔ امت محمدیہ کی طرف نہیں فرمایا۔ بنی اسرائیل میں آکر تو وہ اپنے فرائض ادا کر گئے۔ امت محمدیہ کی طرف ان کے آنے کا وعدہ ہی نہیں ہے۔ لہٰذا وہ نہیں آسکتے۔

(۲) ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتورٰیۃ و

فاروق جلد ۲۵ نمبر ۳۴
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الانجیل پ۳ ۱۲ اور سکھاؤں گا اسکو کتاب اور حکمت یعنی تورات اور انجیل مگر والعنہ آن نہیں فرمایا۔ جس کے یہی معنی ہیں۔ کہ وہ دوبارہ نہیں آئینگے۔ اور حدیث مندرجہ بالا میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ وہ آکر انجیل کی تعلیم دے گا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ جس امت کی نگرانی شروع میں میں کرتا ہوں۔ اور آخر میں مسیح ابن مریم کرے گا۔ وہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسیح ابن مریم کی تعلیم ایک ہی ہے۔ وہ تعلیم قرآن ہے۔

(۳) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اپنے انعامات یاد دلائے گا۔ ان میں سے دو انعامات یہ ہیں۔ اذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ...... واذ کففت بنی اسرائیل عنک پ۷۔ ترجمہ:۔ اور جب میں نے سکھائی تجھ کو کتاب اور حکمت یعنی تورات اور انجیل ...... اور جب میں نے روک لیا بنی اسرائیل کو تجھ سے۔ یعنی وہ تجھے مار نہ سکے۔ مگر نہ قرآن کی تعلیم کا انعام یاد دلایا۔ اور نہ امت محمدیہ کی طرف یا ساری دنیا کی طرف دوبارہ بھیجے جانے کا انعام یاد دلایا۔ جو پہلے انعام سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس انعام سے اسے محروم ہی رکھا ہے۔ دوبارہ دنیا کی طرف اسے بھیجا ہی نہیں گیا۔ اگر بھیجا جاتا۔ تو ضرور یہ انعامات یاد دلائے جاتے۔

(۴) قیامت کے دن ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو جواب دیں گے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانک علی کل شیء شھید پ۷۔ پس جب تو نے وفات دے دی مجھے تھا تو ہی نگہبان ان پر اور تو ہی ہر شے پر نگران ہے۔ قیامت کے دن اپنی وفات کے بعد اپنی امت کی طرف سے بے علمی کا اظہار کریں گے۔ کہ مجھے پتہ نہیں۔ کہ انہوں نے کب مجھے اور میری ماں کو خدا بنایا۔ اور یہ بے علمی کا اظہار اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئے۔ خدا کا نبی ہو کر جھوٹ بولے۔ اور وہ بھی قیامت کے دن خدا کے سامنے اور خدا کی ساری مخلوق کے سامنے کہ مجھے پتہ ہی نہیں۔ کہ انہوں نے کب مجھے اور میری ماں کو خدا بنایا تھا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ تو نبی ہے۔ معمولی انسان بھی اس دن ایسا جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ جبکہ در و دیوار اور خود بندوں کے اپنے اعضاء جسمانی ان کے افعال کو نمایاں کرکے دکھا رہے ہوں گے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ نہ مسیح ناصری دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ نہ دیکھیں گے۔ کہ لوگ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا رہے ہیں۔ جو قرآن شریف میں ان کا جواب بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اور اب دوبارہ دنیا میں آنے کے نہیں۔ پس حدیث مندرجہ بالا میں جس ابن مریم کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ بنی اسرائیلی ابن مریم نہیں ہے۔ بلکہ محمدی ابن مریم ہے۔

(۵) مسیح بنانے کا وعدہ امت محمدیہ سے کیا ہے۔ کیونکہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم فرمایا ہے۔ اور مسیح جیسا خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ کما استخلف الذین من قبلھم فرمایا ہے۔ پس مسیح ناصری کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی۔

(۶) خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہو۔ تو بھی حضرت عیسٰیؑ اب نہیں آسکتے۔ کیونکہ پہلی آمد بنی اسرائیل کی طرف تھی۔ اور یہ آمد غیر احمدیوں کے اعتقاد کے مطابق اسلام میں ہو کر کل دنیا کی طرف ہے۔ جو بالکل ایک نئی نبوت اور نیا کام ہے۔ اس لئے آیت خاتم النبیین ان کو آنے سے روکتی ہے۔

دوم احادیث سے (۱) مسند امام احمد حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَّھْدِیًّا وَّحَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا

ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ قریب ہے۔ کہ جو تم میں زندہ رہے۔ وہ عیسٰی بن مریم سے ملے۔ وہ عیسٰی بن مریم امام مہدی ہوگا۔ عدل سے فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ صلیب کو توڑیگا۔ خنزیر کو قتل کریگا۔ جزیہ دور کردیگا۔ یعنی اس کے زمانہ میں لڑائی اپنے بوجھوں کو رکھ دے گی۔ یعنی دین کے لئے لڑائی نہیں کرے گا۔

اس حدیث میں عیسٰی ابن مریم کو امام مہدی فرمایا گیا ہے۔ اور اس کا کام صلیب کو توڑنا بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں نشانیاں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ یہ ابن مریم ناصری نہیں۔ بلکہ یہ وہ ابن مریم ہے۔ جس کا نام امام مہدی بھی ہے۔ اور امت محمدیہ کا آخری خلیفہ ہے۔ پھر اس کا کام صلیب کو توڑنا بیان فرمایا ہے۔ یعنی عیسائی مذہب نے جو یہ عقیدہ گھڑ لیا ہوا ہے۔ کہ مسیح نے ہماری خاطر صلیب پر جان دی۔ اور نعوذ باللہ لعنتی بنا۔ اس عقیدہ کو وہ پاش پاش کر دیگا۔ اور صلیبی مذہب کے عقائد باطلہ کی خوب دھجیاں اڑائیگا۔ بھلا پھر وہ مسیح ابن مریم ناصری کیسے ہو سکتا ہے۔ جس نے عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق صلیب پر جان دے کر ان کو گناہوں سے نجات دی۔ پس مسیح ابن مریم ناصری اور مسیح ابن مریم محمدی کا کام صلیبی عقیدہ کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد ہے۔ اور آنے والا عیسٰی ابن مریم صلیب پرستی کو مٹانے کے لئے آئے گا۔ وہ آیا اور یہی کام اس نے کیا۔ اور فرمایا۔ ؎

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بہرِ جہاد و کارزار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام ہے میرا دلوں کو فتح کرنا نے دیار
مرہم عیسٰی نے دی تھی محض عیسٰی کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

(۲) پھر ایک اور حدیث میں فرمایا ہے۔ کیف انتم اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (متفق علیہ) تم کیا ہی خوش قسمت ہوگے۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اس حال میں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ اور تم میں سے ہوگا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ مصر)

اس حدیث میں بھی یہی بیان فرمایا ہے۔ کہ آنے والا ابن مریم منکم یعنی اے میری امت تمہیں میں سے ہوگا۔ ابن مریم ناصری جو من قبلکم ہے۔ یعنی تم سے پہلی امت میں سے نہیں ہوگا۔ یہ وہی حدیث ہے۔ جسے خط لکھنے والے نے بھی پیش کیا ہے۔ مگر اپنی دجالیت کا نمونہ دکھایا ہے۔ جبکہ اس کے آخری حصہ کو یعنی وامامکم منکم کو عمداً چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ یہی آخری حصہ اس امر پر روشنی ڈالتا تھا۔ کہ آنے والا ابن مریم امت محمدیہ میں سے ہے۔ مسیح ناصری نہیں ہے۔

اس دلیل کے بعد جس کا جواب اوپر دیا گیا ہے۔ خط لکھنے والا مسیح کی امتیازی شخصیت کی دلیلیں پیش کرتا ہے۔ ان دلائل کا ترتیب وار جواب اگلی اشاعت میں دیا جائیگا۔ (باقی دارد)

(ماسٹر محمد علی اظہر)

عتیق الرحمٰن مرتد کی لاف شیٹ

سلسلہ عالیہ احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور بموجب فرمانِ خداوندی اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ (رعد) ہر علم سے بہرہ ور اور قابل ترین ہستیاں داخل ہو کر زیورِ ایمان سے آراستہ پیراستہ ہو رہی ہیں۔ اور دنیا میں ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ کہ ہر الٰہی تحریک میں بعض دنیا دار لوگ مذہب جیسی قیمتی چیز کو ذریعہ حصول قوت لایموت بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر کسی سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ تو قابل افسوس نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کسی تحریک سے ان کی وابستگی باعث فخر ہو سکتی ہے۔ مگر ہمارے غیر احمدی احباب ڈوبتے کو تنکے کے سہارے پر عمل کرتے ہوئے ہمارے سلسلہ سے جدا ہونے والے ہر مرتد کو "مبلغ" "مولٰنا" وغیرہ کے القاب سے مزین کرکے اپنی کامیابی پر بغلیں بجانا شروع کر دیتے ہیں۔

عرصہ ہوا۔ کہ ایک صاحب نظام الدین کوماٹی نے تیس مار خانی دکھاتے ہوئے کسی جلال الدین نامی شخص کو "مبلغ احمدیت" "عالم بے بدل" کے عنوان لکھ کر "احسان" کے کئی صفحے سیاہ کئے۔ ایسا ہی آج کل عتیق الرحمٰن کے متعلق قادیان کے گرد و نواح میں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ اور اخبار اہلحدیث میں اسکی طرف سے ایک نوٹ بھی نکلا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے کچھ حالات لکھے جاتے ہیں۔ تا معلوم ہو۔ کہ یہ کس قماش اور کیسے مسلک کا انسان ہے۔

یہ شخص ۱۹۳۴ء یا اس کے قریب احمدی ہوا۔ اور اپنے آپ کو بڑا متبحر عالم ظاہر کرنے کے لئے بے معنی ترکیب سے بڑے سے بڑے ثقیل الفاظ سے پُر الفضل میں ایک نوٹ شائع کیا۔ انہی دنوں بلاچور ضلع ہوشیارپور میں خاکسار کو ایک جلسے کے سلسلے میں جانا پڑا۔ چونکہ وہاں مناظرے کا بھی امکان تھا۔ اس لئے میں نے دفتر والوں سے عرض کی۔ کوئی دوسرا آدمی بھی ساتھ ہو۔ ایک صاحب نے کہا۔ کہ اس علاقے میں ایک مولوی احمدی ہوا ہے۔ وہ آپ کی امداد کریگا۔ وہاں مخالفین کی طرف سے بہت سے مولوی جمع تھے۔ جو پے در پے باری باری اعتراض کرتے تھے۔ اور ہماری طرف سے برلب سڑک جلسہ منعقد کرکے جوابات دیئے جاتے تھے۔ مولوی عتیق الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بار بار عرض کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا۔ کہ آپ بھی تقریر کریں۔ مگر وہ یہ کہہ کر ٹال دیتے۔ کہ "میں تو شارع عام میں لیکچر دونگا۔" میں نے اندازہ کیا۔ کہ یہ شخص پرلے درجے کا جاہل اور شہرت پسند ہے۔ چنانچہ بعد میں معلوم بھی ہو گیا۔ کہ اسے چند گندے فقہی حوالوں کے سوا کچھ بھی خبر نہیں ہے۔

جب پہلے پہل قادیان آیا۔ تو اسی بنا پر حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے ایک جلسے میں اسے نوٹس دیا۔ کہ گندے حوالے نہیں سنانے ہوں گے۔ یہ شخص گرا سی پر اوس پڑ گئی۔ اور کچھ نہ بول سکا۔

تحریک جدید کے تین سالہ دَور میں اسے مبلور تالیف قلوب ایک چھوٹے سے گاؤں میں لگا دیا گیا۔ کہ وہاں بچوں کو پڑھایا کرے۔ چنانچہ اسکی بد اخلاقی اور بعض دوسری ناواجب حرکات کی بنا پر موضع مہت پور کے غیر احمدی دوستوں نے شکایت کی۔ اور اسے وہاں سے ہٹا کر دوسرے گاؤں کوٹلی گجراں لگا دیا گیا۔ وہاں سے اس کے ناش کھیلنے کی شکایات موصول ہوئیں۔ اور یہ کہ کسی بچے کو بھی باقاعدہ نہیں پڑھاتا۔ اور علاوہ اس کے جو لوگ سلسلے کے قریب ہوتے۔ یا زیر تبلیغ ہوتے۔ ان سے ہمیشہ اسکی ان بن رہتی۔ اور اشد ترین مخالف جو ہم سے بات تک کرنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ وہ اس کے گہرے دوست تھے۔ اور میں چونکہ اسی علاقہ کے مرکز میں تھا۔ اسلئے اکثر اسے ٹوکتا رہتا تھا۔ اور یہ بات بات پر بد اخلاقی اور لڑائی پر آمادہ رہتا تھا۔ مناظرہ مہت پور کے دوران میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے بھی اسے بعض کمینے مخالفوں سے گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ تو سمجھایا۔ کہ یہ دوستی مشکوک نظر آتی ہے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ بعد مکرمی ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی نے اس کے بعض ایسے کاغذات پکڑے۔ جن پر نہایت ہی گندے نوٹ تھے۔ اور بزرگان سلسلہ کی مقدس ہستیوں پر ناواجب اعتراض درج تھے۔ جب انہوں نے اسکی وجہ دریافت کی۔ تو اس نے ادھر ادھر کی باتیں کہہ کر وقت ٹالنا چاہا۔ اور رات کو بھاگ کر وہاں کے ملاں غلام رسول (جس سے اس نے پہلے سے ہی دوستی لگا رکھی تھی) کے پاس جا کر ارتداد کا اعلان کر دیا۔ اور پھر وہاں کے اوباش غیر احمدیوں کو اکٹھا کر کے دار التبلیغ پر حملہ کر دیا۔

اور اسدن ان لوگوں سے ہمارے دوستوں نے یہ کہہ کر کہ اس کے پاس سلسلہ کی کتب ہیں۔ مرکز سے اطلاع منگوائی گئی ہے۔ بعد اطلاع اس کا ذاتی سامان آپ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ دار التبلیغ کو دست برد سے بچایا۔ لیکن یہ شخص اس دن قادیان پہنچا۔ کہ وہاں کے امیر المجاہدین نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ اور بلا وجہ میرا سامان چھین لیا۔ مہربانی کر کے سامان دلوایا جائے۔ مولوی عبد الرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید کے پاس اس واقعہ کی مفصل رپورٹ آ چکی تھی۔ انہوں نے کہا۔ آپ کے متعلق تحقیقات ہو گی۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ جب اس نے یہاں دال گلتی نہ دیکھی۔ تو رات ہی رات یہاں سے مکیریاں کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور صبح کے وقت دار التبلیغ میں پہنچکر کہنے لگا۔ کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ہمارے دوستوں کی غلطی ہے۔ معاملہ غیر احمدیوں تک نہیں جانا چاہیے تھا۔ آپ کا قصور بالکل معمولی ہے۔ آپ اپنا سامان لے کر قادیان آ جائیں۔" لہذا آپ میرا سامان اور تمام کتب میرے حوالے کر دیں۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے احمدی ہوں۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ میں نے تو صرف ملک غلام نبی صاحب کو دق کرنا تھا۔ وغیرہ وغیرہ

ہمارے احباب اس کی چالاکی بھانپ گئے۔ اور کتابیں وغیرہ نہ دیں۔ چنانچہ غیر احمدیوں کو ساتھ لا کر دن دہاڑے زبردستی قفل شکنی کرتے ہوئے تمام سامان اٹھا کر لے گیا۔ اور ہماری طرف سے استغاثہ دائر کر دیا گیا۔ اور چند روز تو غیر احمدیوں نے اسکی خوب خاطر مدارات کی اور پہلے ہی ہفتہ معاملہ دال روٹی اور پھر کس مپرسی تک آ گیا۔ امداد یار لوگ بغلیں جھانکنے لگے۔ میں مدت سے اسکو مشکوک سمجھتا تھا۔ بابو فضل احمد صاحب بابو عبد الرحیم صاحب اوور سیر۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب اور مولوی مصلح الدین صاحب جو مختلف اوقات میں وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ اس امر کے گواہ ہیں۔ لیکن میرے پاس ظاہر ثبوت کوئی نہیں تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا۔ تو ان دنوں خاکسار اپنے وطن سیالکوٹ چھٹی پر تھا۔ میرے واپس آنے تک تمام واقعات ہو چکے تھے۔ اور اس نے لوگوں میں مشہور کر دیا تھا۔ کہ میں اسے بھی مرتد کر لوں گا وغیرہ وغیرہ۔

بہر حال جب میں واپس آیا۔ تو اسکی گرمجوشی ختم ہو کر ذلت اور مسکنت تک نوبت آ چکی تھی۔ ایک روز رات کے وقت اندھیرے میں ایک نقاب پوش دار التبلیغ میں آیا۔ اور آتے ہی میری چارپائی پر یوں گرا۔ جیسے اس میں جان ہی نہیں۔ اور چھٹتے ہی بولا۔ کہ مجھے قادیان پہنچا دیں۔ میں نے کہا۔ کہ مرکز سے اجازت لے کر اور وہ بھی اس شرط پر کہ تم قفل شکنی کا عدالت میں اقرار کرو۔ اور جو جو آدمی اس سازش میں شامل ہے۔ سب لکھوا دیں۔

بات دراصل یہ تھی۔ کہ انہی دنوں اس کا نکاح ضلع ہوشیارپور میں ہوا تھا۔ اور رخصتانہ ہونے ہی والا تھا۔ یہ چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح میرا یہ مطلب پورا ہو جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمارے اس بھائی کو مصیبت سے بچانا تھا۔ اس لئے اس کا گند رخصتانے سے قبل ہی ظاہر ہو گیا۔ اب یہ چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح سے دوبارہ اعتبار حاصل کر کے شادی کر لوں۔ چنانچہ اس نے مندرجہ بالا پیش کش فوراً منظور کر لی۔ ادھر ہمیں مقدمے چلانے کے لئے سچے گواہ کی بہت ضرورت تھی۔ اتفاق سے اس وقت وہ دار التبلیغ میں یہ گفتگو کر رہا تھا۔ . . . .
. . . . اسکی خفیہ ملاقات سب پر ظاہر ہو گئی۔ اور میں بھی قادیان نہ آ سکا۔ اور اس دوران میں مجھے سیر کو جاتے ہوئے دیکھ کر باہر جنگل میں ملا۔ اور قادیان لے جانے کے لئے بہت ہی الحاح و اصرار کیا۔ میں نے مرکز سے آ کر اجازت لی۔

جب میں مکیریاں واپس گیا۔ تو رات ہی کے وقت مجھے پھر ملا۔ چونکہ غیر احمدیوں نے علاقے میں اس کے ارتداد کو بہت ہی اہمیت دے رکھی تھی۔ نیز جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ استغاثہ میں بھی اس کا بیان ممد ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہاں سے لے آنا ہی بہتر تھا۔ اور یوں بھی وہ نہایت ہی عاجزی سے اظہار ندامت کر رہا تھا۔ اب اسے سامان کا (جس میں بہت سی کتب انجمن کی بھی تھیں) فکر ہوا۔ کہ غیر احمدی مزاحم ہوں گے۔ چنانچہ اس مطلب براری کے لئے بھی اس "عالم" دین نے ایک عجیب چال چلی۔ اور انہیں ایک دن صبح ہی صبح ڈرا دیا۔ کہ مرزائیوں نے تمام چیدہ چیدہ آدمیوں کے نام وارنٹ جاری کروا لئے ہیں۔ بعد آج یا کل تلاشیاں ہوں گی۔ لہذا آپ میرا تمام سامان دے دیں۔ تا کہ میں لیکر اپنے وطن چلا جاؤں۔

وہ ڈر گئے۔ اور یہ تمام سامان اسٹیشن پر لے آیا اور اپنے نام قادیان کے پتہ پر بلٹی کر دی۔ اور خود میرے ساتھ اسی دن قادیان روانہ ہو گیا۔

یہاں آ کر اس گرگٹ نے عجیب حالت بنائی۔ اور رو کر اپنی غلطی بیوقوفی کا اظہار کرتا رہا۔ ادھر ملازمین لنگر پر آفت بن گیا۔ کبھی سبزی پر لڑائی ہے۔ تو کبھی دہی پر۔ صبح کی نماز کے لئے وقت پر اٹھنا تو درکنار نو نو بجے تک چارپائی پر پڑا سویا کرتا۔ جس سے نو وارد مہمانوں کے لئے موجب فتنہ بننے لگا۔ اس لئے منتظمین نے اسے ایک علیحدہ جگہ کرایہ پر لے دی۔

ایک روز بوقت ظہر میں دار الحمد (باب الانوار) کو جا رہا تھا۔ کہ یہ راستے میں مل گیا۔ اور دیکھتے ہی دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ میں نے تسلی دی۔ اور کہا۔ کہ اس طرح بچوں کی طرح ایک داڑھی والا انسان روتا ہوا بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا نہ کریں۔ کہنے لگا۔ لنگر والے گوشت نہیں دیتے۔ اور میں ابھی ابھی شاہ صاحب (ناظر امور عامہ) کو مل کر آیا ہوں۔ انہوں نے بھی کہہ دیا ہے۔ کہ آپ کی توبہ پر ہمیں کوئی یقین نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ ابھی آپ کو بہت استغفار کرنا چاہیے۔

ادھر ان کے خسر صاحب نے (جو کہ بہت مخلص احمدی ہیں) کہا۔ کہ اگر یہ توبہ کرتا ہے۔ تو بے شک کرے۔ مگر میری لڑکی تباہی اور ہلاکت سے بچائی جائے۔ اس نے کہا۔ کہ میں کوئی شادی کے لئے تھوڑا احمدی ہوا ہوں۔ بے شک آپ کو اگر شک ہو۔ تو طلاق لے لیں۔ اور جب آپ سب کو میری احمدیت کا یقین ہو جائے۔ تو کسی دوسری جگہ شادی کر دیں۔ بابو محمد عبد اللہ صاحب اوور سیر مکیریاں والے مقدمے کی پیروی کر رہے تھے۔ اور یہ بھی اسی ضمن میں ان کے سپرد تھا۔ اس نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہ میں احمدی ہوں۔ طلاق نامہ لکھ دیا۔ اور مقدمہ میں بطور ملزم اپنے ہاتھ سے تمام واقعات تحریر کر دیئے۔ جس میں اس نے وہاں کے ذیلدار اور سب انسپکٹر پولیس مکیریاں کی سازش کا بھی ذکر کیا۔ اور بتلایا۔ کہ فلاں فلاں آدمی میرے ساتھ اس جرم میں شریک تھا۔ اور کہ ہم نے واقعی قفل توڑ کر سامان اٹھایا تھا۔ مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس سے دریافت کیا۔ کہ پہلے تم احمدی تھے۔ پھر غیر احمدی ہو گئے۔ اور اب پھر احمدی ہو۔ اس نے کہا جی۔ مجسٹریٹ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بطور خوش طبعی فرمایا۔ کہ آپ جیسے آدمی کا کیا اعتبار ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ یہ سب تمہاری شرارت ہے۔ اور مقدمہ خارج کر دیا۔ عدالت میں اس کے تمام بیان محفوظ ہیں۔ اور ہمارے پاس مرکز کے دفتر تحریک جدید میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا تمام بیان موجود ہے۔ کیونکہ اس کے بیان کی نقل عرضی نویس سے لکھوا کر عدالت میں پیش کی گئی تھی۔ اور اصل اس کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا بیان محفوظ کر لیا گیا تھا۔ جو بجنسہ موجود ہے

بعدہٗ جب اس نے دیکھا۔ کہ اب یہ لوگ کسی طور پر بھی میرا اعتبار نہیں کرتے۔ اور کہ میرا نفاق اب چھپ نہیں سکتا۔ تو اس نے خفیہ طور پر عبد الرحمٰن صاحب مصری سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ اور ناظر صاحب امور عامہ نے بعد تحقیقات اس کی اسی حرکت کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت سے اخراج کی وضاحت فرما دی۔ اس نے اس اعلان کے کچھ دنوں بعد پیغام صلح میں نوٹ شائع کروا دیا۔ کہ میں خلیفہ صاحب (حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح) کی بیعت سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اور کہ میرے فسخ بیعت کی دو وجہ ہیں۔ اول ان کی ذات۔ دوم ان کے عقائد۔ اس جیبھڑے کے اس اعلان پر بھی کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ غرض اس طور پر یہ عرصہ تک پیغامی رہا۔ اور جب وہاں دال گلتی بھی نہ دیکھی۔ تو پھر اہلحدیث مورخہ ۵ رجولائی ۱۹۴۰ء میں اعلان کیا۔ کہ میں عنایت اللہ کے دست حق پرست پر توبہ (ارتداد اختیار) کرتا ہوں۔

حالانکہ کافی عرصہ پہلے وہ پیغام صلح میں اعلان کر چکا تھا۔ کہ میں خلیفۃ المسیح کی بیعت سے الگ ہوتا ہوا مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کرتا ہوں۔ اور یہ کہ مجھے ان کی ذات پر اور عقائد پر اعتراض ہیں۔ چنانچہ اس اعلان کے الفاظ یہ ہیں:۔

پس خاکسار...... حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے دست حق پرست پر تجدید بیعت سے مشرف ہوتا ہے۔" پیغام ۲۸ رمئی ۱۹۳۸ء۔ اس اعلان کے دو سال بعد "ترک مرزائیت کا اعلان" کے عنوان سے اہلحدیث ۵ رجولائی ۱۹۴۰ء میں لکھتا ہے۔ حصہ اول قادیانی خلافت کے اعمال و افعال اور اخلاق و عادات کے ساتھ وابستہ ہے۔........ حصہ دوم مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر از حقیقی اور خالی از صداقت دعاوی کے ساتھ وابستہ ہے۔"

حالانکہ دو سال قبل اس کی توبہ کے بعد مصری صاحب سے میل جول کی وجہ سے اسے جماعت سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اور پھر اس نے پیغام صلح میں خود اپنا پیغامی ہونا تسلیم کیا۔ ان حالات میں اب وہ پیغامیوں سے الگ ہو رہا ہے۔ نہ کہ جماعت احمدیہ قادیان سے۔

غرض ان دونوں اعلانوں سے عیاں ہو رہا ہے۔ کہ ان کے لکھنے والا متلون مزاج ہے۔ اور تلاش روزگار میں در بدر خوار ہو رہا ہے۔

اہلحدیث والے اعلان میں ایک سرخی یہ بھی ہے۔ کہ "جماعت مرزائیہ میں میرا عہدہ اور مقام" اور آگے لکھتا ہے۔ "ناچیز کی جماعت مرزائیہ میں اچھی پوزیشن تھی۔ مبلغ کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔"

بے شک تحریک جدید کی طرف سے اسے کام پر لگایا گیا تھا۔ اور مبلغ پندرہ روپے تنخواہ بھی ملتی تھی۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ اسے دیہات میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو یسرنا القرآن اور معمولی تعلیم اردو کے لئے لگایا گیا تھا۔ مگر یہ اس کام میں بھی بالکل ناکارہ ثابت ہوا۔ چنانچہ پہلے اسے بسراواں متصل قادیان لگایا گیا۔ وہاں سے مہت پور۔ جب وہاں سے بھی اس کی سستی۔ بے نمازی پنے اور بعض دوسری ناواجب حرکات کی اطلاعیں آئیں۔ تو وہاں سے ہٹا کر کوٹلی گجراں لگایا گیا وہاں باوجود لمبا عرصہ صرف کرنے کے اس نے کسی ایک بچے کو بھی باقاعدہ سبق نہ دیا۔ پھر وہاں سے موضع دھنوئہ بھیجا گیا۔ مگر وہاں سے بھی تاش کھیلنے کی شکایتیں آئیں۔ اور پھر دوبارہ اسے مہت پور بھیجا گیا۔ جہاں کہ اب کافی بچے تعلیم پا رہے تھے۔ یہاں بھی اس کے خفیہ کاغذات پکڑے گئے۔

ہمارے مبلغوں کو دنیا جانتی ہے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیاں سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ناظرین نے کبھی بھی اس مصنوعی اور جاپانی ساخت کے مبلغ کے متعلق کوئی سطر ملاحظہ نہیں فرمائی ہوگی۔

عام طور پر وہ یہ کہتا پھرتا ہے۔ کہ میں خود بخود سلسلہ سے الگ ہوں۔ اور یہ کہ کمیریاں والے ارتداد کے بعد میں نے توبہ نہیں کی تھی۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر پیغام صلح میں اعلان کیوں کیا۔ کہ میں بیعت خلافت سے مرتد ہوتا ہوں۔ فی الحال اسی قدر لکھا جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو علاقہ کمیریاں کے غیر احمدیوں کی گواہیاں شائع کی جائیں گی۔ کہ اس نے وہاں ارتداد پھر ان غریبوں کو کس طرح قید کروانا چاہا وغیرہ وغیرہ والسلام۔

محمد اسماعیل ذبیح مولوی فاضل

میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو کیوں سچا مانا؟

(از خانبہادر نواب چودھری محمد الدین صاحب ریونیو منسٹر جودھپور)

بچپن میں جب میں اپنے گاؤں کی مسجد میں پڑھتا تھا۔ تو اکثر یہ چرچا رہتا تھا۔ کہ چودھویں صدی میں حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریںگے اور حضرت امام مہدی کا ظہور بھی ہوگا۔ اور مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہو رہی ہے۔ اس کے آنے سے بالکل بدل جائیگی۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے۔ ایک سولہ سترہ برس کا لڑکا ہمارے نواحی مواضعات میں بھاگتا پھرتا تھا۔ وہ ہمارے گاؤں میں بھی آیا۔ لوگوں میں مشہور ہو گیا۔ کہ شاید یہی امام مہدی ہے۔ اور اس کے متعلق مختلف حکایات مشہور تھیں مثلاً یہ کہ ایک ہی دن میں اس کو پنجاب کے مختلف شہروں میں دیکھا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ الغرض سب لوگوں کو حضرت مسیح اور امام مہدی کا انتظار تھا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد سوڈان میں مہدی کے ظہور کا اور سوڈان کی لڑائی کا بھی چرچا رہا۔

میں ۱۸۸۹ء میں سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ اس سکول میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ مدرس تھے۔ میں نے ایک دن جمعہ میں حضرت مولوی صاحب کا خطبہ سنا۔ آپ نہایت فصیح البیان تھے۔ مجھ پر آپ کے خطبہ کا بہت اثر ہوا۔ اور اس کے بعد قریباً ہر روز شام کو میں ان کی خدمت میں جاتا رہتا تھا۔ اس وقت تک حضرت مولوی صاحب پر نیچریت کا اثر تھا۔ آپ مجھے "تہذیب الاخلاق" کے پرچے پڑھنے کے لئے دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ کی مقبولیت کا شہرہ بھی سنا۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ اس وقت آپ ریاست جموں و کشمیر میں شاہی طبیب تھے۔ اور اکثر سیالکوٹ بھی تشریف لاتے رہتے تھے۔ ان کی صحبت کے اثر سے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ کو رفتہ رفتہ نیچریت سے نفرت ہو گئی۔ اور آپ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

میرے مرحوم بھائی چودھری محمد حسین صاحب اوائل زندگی میں صوم و صلوٰۃ کے پابند نہیں تھے۔ مذاہب سے ایک حد تک ان کو نفرت تھی۔ ایک دفعہ میں اپنی ملازمت سے رخصت پر وطن آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ بہت متشرع ہو گئے ہیں۔ خضوع و خشوع سے نماز گذارتے ہیں۔ اور ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان میں یہ عظیم الشان روحانی تغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ اور حضور کی بیعت سے مشرف ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہمارے گاؤں میں ہماری برادری کے لوگ مقدمہ بازی اور باہمی مناقشات کے لئے مشہور تھے۔ میں نے اپنے بھائی کو جب اس قدر تبدیل شدہ پایا۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ کاش ہمارے گاؤں کے باقی لوگ بھی تمہاری پیروی کریں۔ اور مقدمہ بازی اور باہمی مناقشات کے متعلق گاؤں کی جو بدنامی ہے۔ وہ دور ہو۔

میرے ایک چچازاد بھائی اپنے اوائل ملازمت میں رشوت لیا کرتے تھے۔ بعد میں جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے اپنی ایک اراضی ساڑھے چار ہزار روپیہ میں فروخت کی۔ اور جن لوگوں سے انہوں نے رشوت لی ہوئی تھی۔ دیہات میں گشت کر کے ان کو ان کا دیا ہوا روپیہ واپس دینا شروع کیا۔ اکثر لوگ روپیہ واپس لینے سے انکار کرتے۔ تو وہ ان کو بہت ترغیب دے کر اور سمجھا بجھا کر واپس کرتے۔ اور ان کو شرعی تہدید یاد دلاتے۔ کہ الراشی والمرتشی کلاھما فی النار۔

ہمارے ایک اور دوست چودھری مولا بخش صاحب بھٹی مرحوم (ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب کے والد) تھے۔ یہ ابتداءً بڑے فیشن پرست اور شاہ خرچ تھے۔ ان کو مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ ان میں ایک نمایاں روحانی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اسی طرح بے شمار روحانی مُردوں کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے زندہ ہوتے دیکھا۔ میں نے کئی ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے ایک وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ اور ان کے چہروں پر اسلام کا نور معلوم ہوتا تھا۔ لیکن بعد میں جب وہ مرتد ہو گئے۔ تو ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کر کے اپنی پرانی حالت کو عود کر گئے۔ اور صریحاً دہریت کے نزدیک پہنچ گئے۔ الغرض یہ میرے چشم دید حالات ہیں۔ جن کی وجہ سے آخر کار میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کیا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اصلی اسلامی تعلیم کے ابھار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرانے کے لئے جو کام سلسلہ احمدیہ نے انجام دیا ہے۔ اس کی نظیر دنیا میں اس وقت کہیں نہیں پائی جاتی۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگی خبروں کا انتخاب

لنڈن۔ ۱۱ ستمبر۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر پھر حملہ کیا۔ اور شہر کے عین وسط میں کئی گولے اور آتشگیر بم برسائے۔ جو ٹھیک اپنے نشانہ پر بیٹھے۔ ان حملوں کی وجہ سے برلن اور دوسرے صنعتی شہروں کے درمیان ریلوں کا آنا جانا بند ہوگیا ہے۔ کئی گوداموں میں بھی آگ بھڑک اٹھی۔ جرمنی نے اس حملہ کے متعلق اتنا تسلیم کرلیا ہے کہ اس کو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے۔ کئی بازار کے بازار خالی کرلئے گئے ہیں۔ جرمنوں نے یہ بھی مان لیا ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے شمالی فرانس اور بلجیم میں بھی کئی جگہ بم برسائے۔

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ گذشتہ رات کا حملہ موجودہ جنگ کا طویل ترین ہوائی معرکہ تھا۔ دشمن کے جہاز لگاتار ۹ گھنٹے تک لنڈن پر بمباری کرتے رہے۔ اور لوگوں کو رات کے آٹھ بجے سے لے کر صبح پانچ بجے تک پناہ گاہوں میں رہنا پڑا۔ کل کی لڑائی میں دشمن کے ۵۲ اور برطانیہ کے ۱۳ جہاز تباہ ہوئے۔ آتشزدگی کی متعدد وارداتوں کے علاوہ بہت سے مکان بھی تباہ ہوگئے۔

پشاور۔ ۱۰ ستمبر۔ فرنٹیر گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ سرکاری آدمی آئندہ دو ہفتہ کے اندر پشاور کے ہر گھر میں جاکر تحقیقات کریں گے۔ کہ اگر کسی وقت پشاور پر ہوائی حملہ کا خطرہ بڑھ جائے۔ تو کون کونسے لوگ پنجاب جانا پسند کریں گے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ ان کے لئے ٹرینوں کا ابھی سے انتظام کرلیا جائے۔ تاکہ بوقت ضرورت دقت پیش نہ آئے۔

لنڈن۔ ۱۱ ستمبر۔ انگریزی ہوائی جہاز دشمن پر کتنے زور کا حملہ کر رہے ہیں۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ میں انگریزی جہازوں نے اٹلی پر ۳ جرمن ریلوں پر ۲۳ آنے جانے کے راستوں پر ۳۱ نہروں اور دریاؤں کے پلوں پر ۵ جہازوں پر ۵ ہوائی جہازوں کے اڈوں پر ۱۴ نازی توپوں کے اڈوں پر۔ ۵ جہاز بنانے والے کارخانوں پر ۶ تیل صاف کرنے والے کارخانوں پر ۱۵ اور گولہ بارود بنانے والے کارخانوں پر ۱۲ حملے کئے۔ ایک کارخانہ میں متواتر حملوں سے ۳۲ دفعہ آگ بھڑک اٹھی۔ امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ان حملوں کی وجہ سے ہٹلر نے برطانیہ پر چڑھائی کا خیال ترک کردیا ہے۔

—— ۱۱ ستمبر۔ مصر پر اطالوی حملہ کا امکان بہت بڑھ گیا ہے۔ اطالوی فوجوں نے مصر کو تین اطراف سے گھیر لیا ہے۔ یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ ابی سینیا اور شمالی لینڈ سے اطالوی افواج کٹ چکی ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کو نہیں پہنچ سکتیں۔

واشنگٹن۔ ۱۱ ستمبر۔ امریکہ کے بعض اخباروں کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر اکتوبر یا نومبر میں برطانیہ کا باقاعدہ محاصرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس وقت تک فضائی حملوں سے اسکی طاقت کو کم کردے۔ وہ موسم سرما میں اس لئے چڑھائی کرنا چاہتا ہے۔ کہ رود بار میں سخت دھند سے فائدہ اٹھا سکے۔

لنڈن۔ ۱۲ ستمبر۔ اٹلی کے ان فوجی دستوں نے جو لیبیا میں مصر کی حد کے ساتھ جمع تھے۔ مارچ شروع کردیا ہے۔ وہ تین جانب سے مصر پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ جرمن فوج بالکل نہیں ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اب ایسا وقت آگیا ہے۔ کہ یا تو ہٹلر کو برطانیہ پر فوری حملہ کرنا ہوگا۔ اور یا پھر حملہ کا ارادہ ترک کرکے اپنے جہازوں اور سپاہیوں کو منتشر کرنا پڑے گا۔

لنڈن۔ ۱۲ ستمبر۔ آج شب برطانیہ کے ڈیڑھ سو میل طویل ساحلی محاذ پر جرمن طیاروں نے حملے کئے۔ سوموار کی رات کے حملے میں قریبًا چار سو اشخاص ہلاک اور چودہ سو زخمی ہوئے تھے۔ آج کے حملہ میں کئی شہروں پر شدید بمباری ہوئی۔ سینٹ پال کے قدیم گرجا پر بھی حملہ ہوا۔ مگر خیر بچی۔ ایک اخبار کے دفتر پر بھی بم گرے۔ آج دن کے وقت بھی خلاف معمول دشمن کے جہازوں نے لنڈن پر حملہ کیا۔ دن کے وقت یہ پہلا حملہ تھا۔ فرانسیسی ساحل سے بھی جرمن توپیں ڈوور کی برطانوی بندرگاہ پر گولے برساتی رہیں۔ بچوں کو انگلستان سے باہر لے جانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ بعض ہندوستانی طالب علموں کی پبلک خدمات کو برطانوی پریس میں خاص طور پر سراہا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ آسٹریلیا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کم سے کم ایک کروڑ پونڈ مالیت کی خام اشیاء ذخیرہ کرلی جائیں۔ تا اگر جہازوں کی آمد و رفت میں روکاوٹ پیدا ہو۔ تو کم سے کم ایک سال تک صنعتی کارخانوں کو جاری رکھا جاسکے۔

بحیرہ روم اور افریقہ

اہل الرائے کا خیال ہے۔ کہ اٹلی اب زیادہ عرصہ تک انتظار نہیں کرسکتا۔ نہ اس کے پاس بڑی تعداد میں محفوظ سپاہ ہے۔ اور نہ اہل اٹلی کا عزم و ارادہ زیادہ طویل عرصہ کے انتظار کی تاب لاسکتا ہے۔ پھر اس پر جرمنی کا بھی دباؤ ہے۔ کہ وہ وسیع پیمانے پر جنگ شروع کرے۔ یہ جنگ کہاں کہاں ہوگی؟ لوگ مختلف اندیشے ظاہر کر رہے ہیں۔ ایک خیال یہ ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں کینیا پر اسی فوج سے اٹلی حملہ کرے گا۔ جس فوج سے شمالی لینڈ پر کیا تھا۔ دوسرا احتمال ہے۔ کہ مصر اور یونان پر بیک وقت اٹلی حملہ آور ہوگا۔ مصر پر حملہ کرنا اٹلی کے لئے دشوار سمجھا جا رہا ہے۔ جس کی وجوہ یہ ہیں۔ کہ ۱. فوجوں کو ساحلی سڑک سے نقل و حرکت کرنی پڑے گی۔ جو برطانیہ کے فضائی اور بحری بیڑے کی زد میں ہے۔ اور کوئی آڑ نہیں ہے۔ پانی ایک ایک قطرہ ساتھ لے جانا پڑے گا۔ محاذ صرف ۴۰ اور ۵۰ میل کے درمیان ہے۔ یعنی بہت تنگ ہے۔ اگرچہ اطالوی افواج کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اتنے چھوٹے محاذ پر یہ کثرت بے کار ہو جاتی ہے۔

لڑائی مصر پر ہو یا جنوبی افریقہ میں فیصلہ بہر حال بحر روم میں ہوگا۔ اور بحر روم میں بلاشبہ برطانیہ اٹلی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ جزائر ڈیگینیز پر جو جنگ طرابلس سے قبل ٹرکی کے تھے۔ اور جن پر اٹلی نے فریب سے قبضہ کرلیا تھا۔ اٹلی کے بحری اور بری طاقت کے اڈے ہیں۔ یہیں سے اس نے حیفہ اور اسکندرونہ (ایلکزینڈریٹا) پر حملے کئے تھے۔ ان پر اطالوی قبضہ ٹرکی کی نظر میں اسلئے خار ہے۔ کہ یہ پہلے ٹرکی کے تھے اور یونان کی نظر میں اسلئے کہ ان کے ساتھ یونان کی قدیم تاریخی عظمت کو گہرا تعلق ہے۔

برطانوی امیر البحر کوننگھم نے ان جزائر پر حملے کرنے شروع کردئیے ہیں۔ خیال یہ ہے۔ کہ بحر روم میں برطانیہ اس کا بھی انتظار نہیں کرے گا۔ کہ حملہ اٹلی کی طرف سے ہو۔ وہ پیش قدمی کرے گا۔ اور بحر روم کی فتح جنوبی اور شمالی افریقہ کے تمام محاذوں کی جنگوں کا فیصلہ کردے گی۔ اور توقع ہے۔ کہ یہاں برطانیہ کی فتح ہوگی۔

ایک غیر احمدی مولوی کی کرتوت

جناب محمد حسین صاحب نمبردار عثمان پور ریاست جیند نے ۳۱ اگست کو یہ اطلاع دی ہے۔ کہ ایک غیر احمدی مولوی یہاں آیا ہوا تھا۔ عرصہ دس روز کا ہوا۔ وہ ایک غریب غیر احمدی کی عورت کو معہ کچھ زیورات اور مبلغ ستر روپیہ نقد لیکر فرار ہوگیا۔ اپنا نام عزیز الرحمن بتلاتا تھا۔ جو بدل کر رکھا ہوا تھا۔ سکونت موضع محمد پور متصل لائل پور کہتا تھا۔ عورت چھوٹے قد کی قرآن شریف اور کچھ کتابیں پڑھی ہوئی ہے۔ دیہاتی بول چال ہے۔ مولوی صاحب کا حلیہ ماتھا اونچا۔ چہرہ چوڑا۔ منہ پتلا ہے۔ اگر کسی دوست کو پتہ لگے۔ تو اطلاع دیں۔ غریب غیر احمدی قابل رحم ہے۔

نمبت ٹولہ دور ویپیہ

چھ ماشہ ایک روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطبا، ڈاکٹر، رؤسا، امراء، عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ

اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بینظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان۔ پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظمؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دُکان سے

نرینہ اولاد گولیاں

کوئی ہے۔ جو نرینہ اولاد کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ یہ ایسا شیریں پھل ہے۔ کہ جس سے کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرتا۔ امیر ہو یا غریب سب اس کے خواہاں ہیں۔ جن کے ہاں اولاد نرینہ نہیں۔ وہ تو ہر وقت اوداس غمگین رہتے ہیں۔ اور جن کے ہے۔ وہ زیادہ کے خواہاں ہیں۔ خاکسار نے حضرت استاذی ام قبلہ حضرت مولوی نورالدین اعظمؓ سے سیکھے ہوئے مجرب اور سریع التاثیر نسخے اس بیماری کے لئے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جن کو کثرت سے لوگ استعمال کر کے گوہر بے بہا چاند جیسے بچے حاصل کر کے خوش و خرم خدا کا شکر بجالا رہے ہیں۔ لہذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے۔ وہ ہم سے جلد از جلد نرینہ اولاد گولیاں منگوا کر شروع حمل سے ہی استعمال کرادیں۔ انشاء اللہ خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ جو والدین کیلئے راحت قلب ہوگا۔ قیمت پوری خوراک جو چھ ماہ کے لئے ہے۔ مبلغ آٹھ روپے (۸ے) علاوہ محصولڈاک۔

حب مسان

اس کو سوکھا مسان شیخوخیت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس سے معدہ و جگر کمزور ہو کر بچہ روز بروز سوکھتا جاتا ہے۔ گردن باریک ہوتی جاتی ہے۔ رانوں اور چوتڑوں پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ تمام بدن کا گوشت خشک ہو کر چمڑا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے۔ دست جاری ہو جاتے ہیں۔ اور انتڑیوں کی سل ہو جاتی ہے۔ دودھ پیتا ہے۔ لیکن ہضم ہوئے بغیر نکل جاتا ہے۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ حب مسان اکسیر صفت ثابت ہو چکی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت یکصد گولی (۱؍۴) ایک روپیہ چار آنے۔

بچوں کی چونڈی

یہ چونڈی ذیل کی تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ سبز دست سفید بدہضمی کے دست۔ پیٹ کی ہر قسم کی خرابی۔ معدہ و جگر کی خرابی۔ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ بچہ کا منہ سے رالیں ڈالنا۔ کرم چونہ کا ہونا۔ منہ کے اندر چھالے نکل آنا۔ تھوڑا تھوڑا چڑ کتے رہنا۔ پوری نیند نہ کرنا۔ سوتے ہوئے ڈر کر رو اٹھنا اور روتے رہنا اور سوکھتے جانا۔ ماں اور گھر کے سب افراد کو بے آرام کرنا وغیرہ وغیرہ ان سب امراض کے لئے یہ چونڈی جادو اثر رکھتی ہے۔

نوٹ:۔ سبز دست بہت موذی بیماری ہے۔ اس کا فوری تدارک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ذرا سی سستی سے امراض شدیدہ کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہماری تیار کردہ چونڈی ان تمام بیماریوں کا تریاق ہے۔ ایسے موقعوں پر ہمارے دواخانہ کی خدمات حاصل کریں۔ قیمت ایک شیشی ۸ ر۔

گولڈن پلز

یہ گولیاں ان نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جن کے پٹھے کمزور ہو چکے ہوں۔ معدہ۔ جگر۔ قلب خراب ہو گیا ہو۔ دل۔ دماغ۔ گردہ۔ مثانہ ضعیف ہو گئے ہوں۔ قوت کھو چکے ہوں۔ اعضاء رئیسہ مدد دینے سے انکاری ہو۔ ایسے وقت گولڈن پلز اکسیر صفت ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے اجزاء میں ایک کشتہ سونا بھی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی تین روپے۔

تریاق سیلان الرحم

یہ نہایت موذی بیماری ہے۔ اس کو مستورات کی تندرستی خوبصورتی کا گھن کہیں۔ تو بجا ہے۔ اس سے مریضہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ رنگت زرد۔ خون کم۔ چہرہ بے رونق۔ دل دھڑکتا ہے۔ طبیعت پژمردہ رہتی ہے۔ مریضہ ہمیشہ اوداس غمگین رہتی ہے۔ چستی چالاکی جاتی رہتی ہے۔ خوشی و سرور مٹ جاتا ہے۔ کسی کام کو جی نہیں چاہتا۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ قبض رہنے لگتی ہے۔ ایام ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ رحم کمزور ہو کر حمل قرار نہیں پاتا اور اولاد سے محرومی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ہماری تریاق سیلان الرحم اکسیر صفت ہے۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا سب شکایت جاتی رہتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک (۳ے)

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول دواخانہ معین الصحت قادیان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اولؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔

(خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ولیسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری دل و دماغ۔ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی سوا گیارہ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آ چکی ہو۔ اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر حسب امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ ار تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک (عہ ر)

مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارش جالینوس و اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات و خشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔

(آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

المشتہر:۔ لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان